صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 03 ستمبر 2021ء بمطابق 25 محرم الحرام 1443ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ○ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

(ترجمہ): یقیناً فلاح پائی ہے ایمان والوں نے جو۔ اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ لغویات سے دور رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اُس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔ اپنی امانتوں اور اپنے عہد وپیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ عنایت اللہ خان صاحب نے اور نعیمہ کشور صاحبہ نے اور ڈاکٹر امجد صاحب نے ریکویسٹ کی تھی کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پہ علی گیلانی صاحب کے بارے میں بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میں تمام پارٹیوں کے Representatives جو ہیں، ان کو دو دو منٹ پہلے ان کو موقع دیتا ہوں کہ تمام پارٹیوں کے Representatives اس پہ دو دو منٹ بات کریں، پھر باقاعدہ Questions / Answers پہ جائیں گے لیکن زیادہ بات نہیں، دو دو منٹ اس پہ بات کرینگے۔ عنایت اللہ خان صاحب۔

کشمیری رہنما سید علی گیلانی (مرحوم) کو خراج عقیدت

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے انتہائی اہم موضوع پہ مجھے گفتگو کا موقع دیا۔ سید علی گیلانی ایک جدوجہد اور داستان کا نام ہے اور کشمیر کی حریت اور آزادی کے لئے پوری زندگی انہوں نے وقف کر دی تھی اور کوئی ستر سال انہوں نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، سب سے پہلے اگر اس کے لئے آپ دعائے مغفرت کریں پہلے تو بہتر ہو گا۔

جناب عنایت اللہ: میرا خیال تھا کہ مطلب پہلے بات ہو جائے تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں پہلے دعائے مغفرت ہو جائے تو۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے، پہلے دعا کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دعا کریں جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب عنایت اللہ: سید علی گیلانی جدوجہد کا استعارہ تھا، جدوجہد کی ایک لازوال داستان ہیں، ستر سال تک انہوں نے ان کی بانوے (92) سال عمر ہے اور ان کی پوری زندگی یعنی ستر سال تک جب انہوں نے ہوش سنبھالا ہے کشمیر کی آزادی کے لئے انہوں نے جدوجہد کی، ایک استقامت اور جرات کے پہاڑ تھے اور ان کو جیلوں میں ڈالا گیا، ان کی ٹوٹل جس طرح ان کو جیل کے اندر رکھا گیا ہے، اس کو اگر Calculate کیا جائے تو Almost نیلسن منڈیلا کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہے اور نیلسن منڈیلا کو تو زندگی کے اندر ان کی جو جدوجہد تھی، اس کا ثمر مل گیا لیکن ان کی جدوجہد ابھی بھی جاری ہے، وہ تکمیل پاکستان کے لئے

جدوجہد کر رہے تھے اور ان کو مسلسل جیلوں میں رکھا گیا، نظر بند کیا گیا، اس وقت کہ جبکہ وہ بیمار تھے اور Death bed پہ تھے، اس وقت بھی ان کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا، کل جو Visuals اور Pictures ٹی وی پہ لوگ دکھا رہے تھے، سوشل میڈیا پہ آرہے تھے تو Barricades تھے، ان کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا اور ان کی Death کے بعد بھی، ان کی شہادت کے بعد بھی انڈین فوج اور انڈین گورنمنٹ ان سے ڈر رہی تھیں اور رات کی تاریکی میں ان کی فیملی سے ان کی لاش کو اٹھا کر اپنی مرضی کی جگہ میں دفنا دیا، انہوں نے جہاں وصیت کی تھی جس قبرستان کے اندر وصیت کی تھی ان کی لاش کو بھی وہاں دفنانے نہیں دیا اور ان کی فیملی کے لوگوں کو زدوکوب کیا، جس طرح سے اس لاش کو نکال رہے تھے تو یہ انڈیا کا مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے آرہا تھا جو جمہوریت کا تو نام لیتا ہے، انسانی حقوق کا نام لیتا ہے لیکن ہر وقت انسانی حقوق کی پامالی کرتا ہے، جمہوریت جو ہے اس کا ایک مکروہ چہرہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں، ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم نہ صرف اس ایوان سے ایک Collective آواز، کہ جو پورے صوبے کا ایک نمائندہ ایوان ہے، یہاں سے Collective آواز چلی جائے، ایک جوائنٹ ریزولیوشن چلی جائے، انڈیا کی اس حرکت کی مذمت کی جائے، گیلانی صاحب کے لئے ہم نے جوائنٹ دعا کی ہے، ان کے لئے کلمات تحسین اس ایوان سے Collectively چلے جائیں اور یہ کہ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں، میں فارن آفس سے مطالبہ کرتا ہوں، وزیر خارجہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ جو حرکت انڈیا نے کی ہے کہ ان کی لاش کو، ان کی آخری رسومات کو بھی رکوانے کی کوشش کی ہے تو اس کو بین الاقوامی فورمز پہ اٹھائیں اور اس کو لے کر کشمیر کی آزادی کے لئے پوری دنیا کے اندر ایک طاقتور سیاسی Move چلائیں، یعنی Political move، جہادی Move تو وہ ادھر خود چلا رہے ہیں، کشمیری چلا رہے ہیں، ایک Indigenous movement ہے کیونکہ کشمیر کی مومنٹ کو انہوں نے Crush کرنے کی بڑی کوشش کی ہے لیکن اندر سے وہ Resilient ہے اور وہ کھڑے ہوئے ہیں، وہ استقامت کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، پاکستان کی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس آواز کو پوری دنیا کے اندر طاقتور انداز سے خارجہ فورمز پہ اور UN اور دیگر فورمز پہ اٹھائے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you. Naeema Kishwar Sahiba.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ کہ آپ نے ایجنڈے کو معطل کر کے ہمیں اس پہ بات کرنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر صاحب، کل دو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں، ایک

عطاء اللہ مینگل صاحب جو ہمارے بلوچستان کے Former وزیر اعلیٰ صاحب تھے، ان کا انتقال ہوا اور ایک سید علی گیلانی صاحب کا جس کا ہمیں افسوس ہے کیونکہ سید علی گیلانی صاحب جو مزاحمت کی علامت تھے اور استصواب رائے کی تحریک کی حقیقی کردار اور ہیرو تھے، کشمیر کی آزادی تک جو گیلانی کی جدوجہد ہے وہ جاری رہے گی کیونکہ جدوجہد آزادی کے لئے گیلانی صاحب نے جو رہنماء اصول مرتب کئے میرے خیال میں آنے والے جو نوجوان ہیں، ان کے لئے وہ مشعل راہ ہیں لیکن انہوں نے بارہ سال جو بھارت نے ان کو جیل میں قید رکھا لیکن ان کے جنازے سے بھی ان کو خوف آیا اور اس کا گھناؤنا چہرہ جو بھارت کا ہے وہ ان کی موت سے بھی واضح ہو گیا کیونکہ ان کے جنازے کو جب ان کے جسد خاکی کو پاکستان کے پرچم میں لپیٹا گیا تھا اور ان کے گھر پہ بھارت کی افواج نے حملہ کر کے اس کو رات کی تاریکی میں ان کے گھر سے اٹھا کر رات کی تاریکی میں ان کے گھر والوں کو ان کے جنازے میں شرکت نہیں کرنے دی، وہ صرف ان کے بیٹے اور بہو کو اور لے کر ان کو ایک نامعلوم مقام کی طرف لے کر گئے، تو ہم انسانی حقوق کی تنظیموں سے بھی اپیل کرتے ہیں اور ساری دنیا سے اپیل کرتے ہیں کہ بھارت کے اس گھناؤنے چہرے کو دیکھیں کہ وہ انسان جو زندہ انسانوں کو تو چھوڑیں ان کی اموات کو بھی وہ اس قسم کی وہ نہیں دیتے کیونکہ کشمیر میں تو انسانی حقوق کی تنظیموں کو بھی مومنٹ کی اجازت نہیں ہے، تو میرے خیال میں یہ وقت ہے کہ بھارت کے اس گھناؤنے چہرے کو ہمیں بے نقاب کرنا چاہیے اور عالمی عدالت کو اس پہ ایکشن لینا چاہیے کہ ان کو پہلے قید میں رکھا گیا اور ان کی موت کے بعد بھی، ان کا جو غمزدہ خاندان ہے، ان کے جنازے میں بھی ان کو شرکت نہیں کرنے دی، تو میرے خیال میں عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں کو اور عالمی عدالتوں کو اور عالمی فورمز کو اس پہ ایکشن لینا چاہیئے اور جو انڈیا کے اس گھناؤنے چہرے کو جو اپنے آپ کو سیکولر کہتے ہیں، اس گھناؤنے چہرے کو بے نقاب کر کے اس پہ ایکشن لینا چاہیئے۔ اور آخر میں صرف یعنی ایک درخواست ہے کہ جو ہم نے جو متفقہ قرارداد تیار کی ہے اس کو بھی پاس کرنے کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ، تھینک یو، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا، سپیکر صاحب جس طرح میرے بھائی عنایت صاحب نے اور نعیمہ صاحبہ نے بات کی یہ بہت افسوس ناک واقعہ ہے کہ سید علی گیلانی صاحب اللہ ان کی مغفرت نصیب کرے اور انہوں نے جتنی

کشمیر کی آزادی کے لئے جدوجہد کی کوششیں کیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں، پھر جس طرح قید وبند کی انہوں نے صعوبتیں جھیلیں اور انڈیا جو کہتا ہے پوری دنیا میں سیکولرزم کا اور بہت بڑی، یعنی پوری دنیا میں بڑی جمہوریت کا ملک ہونے کی راگ الاپتا ہے اور پوری دنیا میں مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے انہوں نے ایک مہم شروع کر رکھی ہے، تو اس کا جو چہرہ سامنے آیا وہ سب دنیا کے سامنے ہے، اس کی سارے مسلمان مذمت بھی کرتے ہیں اور جس طرح عنایت صاحب نے کہا کہ اس میں پوری اسمبلی سے ایک جوائنٹ ریزولیوشن لے کر آنی چاہیے اور جو بھارت کا مکروہ چہرہ ہے وہ سارے دنیا کو بتانا چاہیے کہ یہ اس کی سیکولرزم ہے، یہ اس کا وہ اصل چہرہ ہے جو پاکستان نہیں، دنیا کے سارے مسلمانوں کے خلاف ہے اور جو اس کے RSS کا جو نظریہ ہے جس کو خان صاحب بار بار اپنی Speeches میں بین الاقوامی میڈیا پہ وہ کہتے ہیں کہ یہ اصل میں یہ لوگ انسانیت کے دشمن ہیں، تو میرے خیال میں جس طرح وہاں پہ پچھلے دو سال سے مسلسل کرفیو لگا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو بہت بڑی جمہوریت کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھارت ایسا ملک ہے کہ اس میں سارے مذاہب ہیں اور سارے مذاہب کو آزادی ہے، تو میرے خیال میں یہ واقعہ تو ایک واقعہ ہے، جتنے بھی واقعے اس سے پہلے ہوئے ہیں اور بعد میں ہونگے تو اس کو ہمیں بحیثیت پوری قوم Condemn کرنا چاہیئے، اس کو بین الاقوامی میڈیا کے پریس کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، پریس والوں کو بھی اس کو Highlight کرنا چاہیئے اور انسانی حقوق کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں ہم ان سے بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر پاکستان میں چھوٹا سا واقعہ پیش آتا ہے، جس طرح لاہور میں ایک واقعہ پیش آیا وہ بھی افسوسناک واقعہ تھا لیکن پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے، مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے بین الاقوامی میڈیا نے اس کو کتنا اچھالا، تو اس طرح اس واقعے کو بھی بین الاقوامی میڈیا پہ اچھالنا چاہیئے اور ہمارے جتنے بھی بڑے بڑے لیڈر ہیں، ان کو اس پہ بات کرنی چاہیئے کہ ایک شخص جس کا انتقال ہوا، اس کے جسد خاکی کی جتنی بے حرمتی کی گئی، اس کے ساتھ جو رویہ رکھا گیا، ان کا غمزدہ خاندان ان کے جنازے میں شریک نہیں ہوا، رات کی تاریکی میں ان کا جنازہ لے کر گئے، ان کو دفنایا پتہ نہیں کس نے دفنایا، کس طرح دفنایا، ان کا جنازہ ہوا، نہیں ہوا، کس طرح مطلب ہے ان کی میت کو غسل دی گئی یا نہیں دی گئی؟ تو یہ ایک سوالیہ نشان ہے، تو ہم اس کی بھرپور مذمت بھی کرتے ہیں اور اس پہ جوائنٹ ریزولیوشن کو Support بھی کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ سپیکر صاحب، میں ایک چھوٹی سی بات اپنے حلقے کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں، ایک منٹ، ایک منٹ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، امجد صاحب، دیکھیں۔۔۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ: میری بات ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں جی۔

وزیر ہاؤسنگ: یو خبرہ کوم جی، زما۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب، زما خبرہ واورئ جی، دا ډیر اهم دے، دے نه پس تاسو ته زه موقع درکوم، دې باندې، هم دې نه پس تاسو خبره اوکړئ ځکه چې يو اهم ایشو باندې د ټولو دغه باندې خبره روانه ده جی۔

وزیر ہاؤسنگ: جی، زه د خپلې حلقې يو خبره کومه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغې باندې تاسو بيا وروستو اوکړئ جی، هغې نه پس بيا اوکړئ امجد صاحب، بيا اوکړئ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج کشمیر یتیم ہوگیا ہے، آج کشمیر کی آزادی کا چراغ بجھ گیا ہے، آج کشمیر کے جتنے بھی لوگ جو کہ اس جدوجہد میں جو کہ ان کا حق تھا کہ ہم آزادی چاہتے ہیں، آج ان کے سر سے ایک باپ کا سایا اٹھ گیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں ضرور کہنا چاہونگی کہ گیلانی صاحب جو کہ ایک جدوجہد کا نام، ایک مسلسل جدوجہد، آزادی کی جدوجہد کا نام تھے اور ان کا نام ہمیشہ تاریخ میں زندہ رہے گا لیکن یہاں پہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ بھارت کا جو مودی جو ہے، بھارت کا مودی جو ایک چائے بیچنے والا ہے، مجھے نصب کسب سے کوئی حاصل نہیں ہے لیکن کچھ لوگوں کو جب Power ملتی ہے تو وہ لوگ ایک Democratic اور جمہوری طریقوں سے اپنے ملک کو چلاتے ہیں لیکن جو ظلم مقبوضہ کشمیر کی وادیوں میں عورتوں پہ ہوتا رہا، مردوں پہ ہوتا رہا، ان کی نسل کشی ہوتی رہی، تو علی گیلانی صاحب جو تھے، وہ ان کی ایک آواز تھے اور جس طریقے سے مکروہ چہرہ بھارت کا اور میں سمجھتی ہوں کہ بھارت کا نہیں، بلکہ مودی کا جو کالا چہرہ نظر آگیا ہے، اس پہ میں تمام ان نام نہاد جتنے بھی ہمارے اقوام متحدہ اور جتنی بھی ہماری جو Human rights کی تنظیمیں ہیں، نام نہاد ہیں جناب سپیکر، کشمیر کی آزادی جو ہے،

کیونکہ کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ، ہر بندے کو موت کا ذائقہ چکنا پڑھے گا لیکن میں سمجھتی ہوں کہ ایک طریقے سے شہید ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے لوگوں کے لئے یہ مقام پایا ہے، یہ موت تو انہوں نے اپنے لوگوں کے لئے مطلب وہ کی ہے ورنہ آرام سے بیٹھ کر تماشہ دیکھتے رہتے لیکن بھارت کا جو مکروہ چہرہ ہے، میں یہاں سے ان تمام تنظیموں کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ بھارت میں کچھ بھی ہو جائے، چاہے عورتوں کے ساتھ Rape ہوتا رہے، کشمیر میں چاہے ان کی نسل کشی ہوتی رہے، چاہے ان کے مردوں کو زندہ گاڑھ دیا جائے اور چاہے جیسے بھی ان پہ ظلم و ستم کی انتہا ہوتی رہے، یہ تنظیمیں جو ہیں یہ کبھی بھی مقبوضہ کشمیر کے بارے میں کبھی بات نہیں کریں گی، قرار دادوں پہ عمل نہیں کریں گی، تو میں یہاں سے ایک بھرپور میں چاہتی ہوں کہ کے پی اسمبلی سے ایک بھرپور اس کے بارے میں ایک آواز اٹھائی جائے اور جو اٹھ رہی ہے، میں مشکور ہوں عنایت صاحب کی اور نعیمہ کشور صاحبہ کی کہ انہوں نے اس طرف توجہ دلائی کیونکہ ہم تو ڈرتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر لینے سے، کیونکہ ہمیشہ آپ ڈانٹ دیتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ یہ ایسا موقع تھا، میں آپ کو بھی Appreciate کرتی ہوں کہ آپ نے اس پہ ہمیں بولنے کا موقع دیا لیکن آج ہمارا میڈیا جو ہے، میں اپنے میڈیا سے بات ایک ریکویسٹ کرنا چاہوں گی کہ جس طریقے سے بھارت کا گندہ اور گھناؤنا میڈیا جو ہے وہ ان کے بارے میں غلط باتیں جو کر رہا ہے تو مہربانی ہو گی کہ ہم پرائم منسٹر سے آپ کے توسط سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ پیمرا کو کہیں کہ ہمارے میڈیا کو Full آزادی دیں کہ وہ بھی بھارت کا مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے لے کر آئے اور جو ان کے گھر والوں کو تکلیف پہنچی ہے کہ ان کو جنازے میں شرکت نہیں کرنے دی اور پاکستان کا پرچم، بھارت کے مودی، ان کو میں یہاں سے للکار کر کہتی ہوں کہ پاکستان کا پرچم، پاکستان کا ایک ایک بچہ تمہیں ہمیشہ خواب میں بھی ڈراتا رہے گا اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ کشمیروں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، ہم مسلمان ہیں، ہم پاکستانی ہیں، ہم ان کی جدوجہد کو سلام بھی کرتے ہیں اور ہم ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، اگر جہاد کے لئے اگر State نے پکارا تو یہاں سے بچہ بچہ، عورتیں مرد، سب نکلیں گے اور کشمیر کو آزادی دلا کر رہیں گے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اختیار ولی خان صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سید علی گیلانی جو کہ جمہوریت اور آزادی کشمیر کے لئے ایک مرد حر کی حیثیت رکھتے تھے، کل ان کا انتقال ہوا جناب سپیکر، اور ان کے

انتقال پر، جو نام نہاد جو کہتے ہیں کہ ہم دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہیں، انہوں نے ان کے جنازے پہ جس بے حرمتی کا اور بد تمیزی کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے، پاکستان اور مسلم اقوام عالم جتنے بھی ہیں، سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔ سید علی گیلانی کی موت اور ان کا انتقال، یہ جناب سپیکر، اس سے الحمد للہ میں سمجھتا ہوں پاکستان مسلم لیگ نون اور پاکستان کے تمام بائیس کروڑ عوام یہ سمجھتے ہیں کہ جو جدو جہد آزادی کشمیریوں کی ہے، اس پہ کوئی آنچ نہیں آئے گی، وہ ان   شاء اللہ جاری و ساری رہی گی۔ سید علی گیلانی کی زندگی وہ تمام کشمیریوں کے لئے اور مجاہدین کے لئے جو آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں، چاہے وہ انڈیا میں ہوں، چاہے وہ پاکستان میں ہوں یا دنیا میں کہیں پر بھی ہوں، وہ ان کے لئے ایک مشعل راہ ہے، وہ ان کے لئے ایک Symbol ہے، The tower of light اس کو آپ کہہ سکتے ہیں، روشنی کا ایک مینار ہے اور اس کو مثال بنا کر ہم آگے بڑھیں گے اور کشمیر کی آزادی اپنے منطقی انجام تک بھی پہنچے گی لیکن انڈیا کا، بھارت کا جو مکروہ چہرہ کل سامنے آیا ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ اعادہ کرتے ہیں کہ ان   شاء اللہ العزیز کشمیری بہنوں بھائیوں کو ہم یہاں سے اپنے اسمبلی کے فلور پہ کھڑے ہو کر ان کو باور کراتے ہیں کہ وہ کیلے نہ تھے نہ ہیں اور نہ رہیں گے، پاکستانی فوج اور پاکستانی قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، ان ہی الفاظ کے ساتھ کہ:

ے   یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت   جنت کسی کافر کو ملی ہے نہ ملے گی

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، کوئسچنز، ریزولیوشن اخرہ کبنې، ټولونه اخرہ کبنې، ریزولیوشن بہ اخرہ کبنې، Rule بہ Relax کوؤ، اخرہ کبنې بیا بہ او کړو ان شاء اللہ۔ شوکت صاحب، ګورنمنټ سائیډ نہ امجد صاحب خبرې او کړې، بیا بہ اخرہ کبنې ټول یو یو خبرې او کړی، ریزولیوشن باندې بہ ټول خبرې او کړی انشاءاللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: Questions` Hour: Question No. 12604, Shagufta Malik Sahiba, Shagufta Malik Sahiba, (not present) lapsed. Question No.12708. Nighat Orakzai Sahiba.

* 12708 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند (سابقہ فاٹا) محکمہ توانائی و برقیات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

i۔ مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

ii۔ مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈز ریلیز کیا گیا ہے؛

iii۔ مذکورہ محکمے میں کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے توانائی و برقیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند (سابقہ فاٹا) کے لئے مالی سال 21-2020 میں فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) i۔ مذکورہ محکمے کو ضلع مہمند کے لئے کل 397.722 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ii۔ مذکورہ محکمے کو ضلع مہمند کے لئے کل 253.019 ملین روپے ریلیز کئے گئے ہیں۔

iii۔ مذکورہ محکمے میں تاحال ضلع مہمند کے لئے کل 253.019 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

Annexure

(Rs. In million)

Sr. No	Name of Scheme	ADP MA/AIP	Cost	Allocation FY 2020-21	Releases FY 2020-21	Expenditure FY 2020-21
1	191961-170364 Installation of Micro Hydel Power Units in Tribal districts (*Share of Mohmand is 04 No. sites amounting to Rs. 9.585 million	MA	99.961 (Whole Project 9.585 (District Mohmand)	36.961 (Revised) 9.155 (District Mohmand)	36.961 9.155 (District Mohmand)	36.961 9.155 (District Mohmand)
2	200185-060109 Construction of 132 KV Grid Station, Northern Mohmand at Khawazai/Bazai in and out from 132 KV Grid Station Ghalani and 27 Km Ghallani-Northern Mohmand Transmission Line	MA	845.184	74.184	74.184	74.184
3	191405-180505 Rehabilitation, Maintenance and repair of existing Power supply lines/transformers and	MA	36.000	27	27	27

	provision of power transformers in District Mohmand.					
4	195211-Providing New/bi-furcation/recondutoring of 11 KV Feeder in Tribal Bajaur, Mohmand and Khyber	AIP	816.374 270.644 (District Mohmand)	240.765	142.68	142.68
5	Solarization of mosque and worship places *(65 Masjid in District Mohmand total cost Rs. 46.618 mn)	AIP	450 (Whole Project 46.618 (District Mohmand)	340 46.618 (District Mohmand)	0	0
Total Allocation for district Mohmand for FY 2020-21				397.722	253.019	253.019

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، میں باقی تمام ان کے سوال سے مطمئن ہوں لیکن صرف ایک بات ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو جمعہ کے دن اگر آپ کو یاد ہو تو ہمارا سیشن Adjourn ہو گیا تھا تو اس میں بھی میرا ایک سوال تھا جو کہ Defer ہو گیا تھا تو اس میں انہوں نے باقاعدہ طور پہ مجھے، Minority کا سپلیمنٹری کوسچن کر رہی ہوں، یہ اس کی Solarization جو مساجد کی ہے اور دوسری Minority کیلئے ہے سر، اس میں انہوں نے Minority کو تو حصہ دیا تھا لیکن اب کا جو ہے اس میں انہوں نے Minority کو کوئی حصہ نہیں دیا ہے، اگر میں پڑھ کر سناؤں تو بہت لمبا ہو جائے گا لیکن بس صرف اتنا ہی کوسچن کرنا چاہتی ہوں جو کہ ایک جامع کوسچن ہے کہ Minority کو اس اگر آپ نے پچھلے بجٹ میں دیا ہے اور اس کا ذکر میرے پچھلے، جمعہ کے دن کے اس میں ہے لیکن اس دفعہ جو آپ بجٹ دیا ہے تو اس میں آپ نے، یہ میں آپ کو پڑھ کر سنا بھی دیتی ہوں، یہ مہمند کا علاقہ ہے جی، ہاں جی، یہ مہمند کا علاقہ ہے، بلکہ تمام اس میں ہیں تو اس میں آپ نے Minority کو کوئی کوٹہ نہیں، مطلب کوئی Solarization ان کی Worship (جگہ) کو نہیں دی ہے جہاں پہ وہ عبادت کرتے ہیں، تو مجھے بتادیں کہ کیا اس میں موجود ہے یا نہیں ہے؟ باقی میں سوال سے مطمئن ہوں جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Concerned, Taj Muhammad Sahib.

معاون خصوصی برائے توانائی و برقیات: شکریہ جناب سپیکر، میں میڈم کا مشکور ہوں اور ہماری سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں اور ایکس فاٹا کے بارے میں مختلف سوالات لاتی رہتی ہیں۔ جناب سپیکر، جس طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ جس طرح ہم مسجدوں کو Solarize

کر رہے ہیں اس طرح جو ہماری اقلیتی برادری ہے، ان کی جو عبادت گاہیں ہیں، ان شاءاللہ ان کو بھی Solarize کریں گے ان شاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 1284، جناب خوشدل خان صاحب، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 12840 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں محکمہ ہذا کے تحت صوبہ بھر میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ افراد کے ناموں، شناختی کارڈ نمبروں، عہدے، ڈومیسائل اور انٹرویو میں امیدواروں کو دیئے گئے نمبروں کی تفصیل بمعہ بھرتی کے لئے دیئے گئے اخباری اشتہارات اور میرٹ لسٹ کے نقول ضلع وار الگ الگ فراہم کئے جائیں، نیز مذکورہ بھرتیوں کے لئے انٹرویو کا کیا طریقہ کار تھا، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام تمام بھرتیاں صوبائی حکومت کے مروجہ قانون APT Rules, 1989 کے تحت کی جاتی ہیں جس کے لئے درجہ ذیل طریقہ کار کو بروئے کار لایا جاتا ہے:

1۔ سکیل 14 تا 19 بھرتیاں براہ راست پبلک سروس کے ذریعے ہوتی ہیں۔

2۔ سکیل 7 تا 11 بھرتیاں بذریعہ ٹیسٹنگ ایجنسی ہوتی ہیں۔

3۔ سکیل 2 تا 6 بھرتیاں کالج لیول پر ہوتی ہیں جس کی ایک سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوتی ہے:

1۔ نمائندہ محکمہ ہذا۔ 2۔ متعلقہ کالج کے پرنسپل۔ 3۔ متعلقہ کالج کا سٹاف ممبر۔

مزید برآں موجودہ دور حکومت میں محکمہ ہذا کے تحت صوبہ بھر میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

(ا) ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن کی بھرتیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ب)ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز اینڈ لائبریری کی بھرتیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔
(ج)ڈائریکٹر جنرل آف کامرس کی بھرتیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ کوئسچن کا Reply تو آچکا ہے لیکن Incomplete ہے، میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، میرے دو تین ضمنی سوالات ہیں، ایک تو میں نے یہاں مانگا ہے کہ امیدواروں کو دیئے گئے نمبروں کی تفصیل امیدواروں کا مطلب یہ ہے کہ اگر پوسٹ ایک ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، موبائل فون پہ بات نہ کریں، میڈم نگہت، آپ موبائل فون پہ بات نہ کریں یہاں پہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کہ ایک آسامی کیلئے کتنے امیدواروں نے Apply کی ہے اور ان میں مطلب میرٹ لسٹ کی کیا پوزیشن ہے؟ انہوں نے صرف ان Candidates کے جو Selected ہیں یا جو Appoint کئے گئے، ان کے نام کو Mention کیا ہے لیکن اور امیدواروں کا ہم کس طرح یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ میرٹ پر ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں؟ اب ایک آدمی ان کی Selection ہو گئی، اس کی Appointment ہو گئی اور اس کے سامنے یہ لکھتے ہیں کہ اس نے 35 نمبر لئے ہیں تو مجھے کیا پتہ چلتا ہے کہ اس کے آگے اور پیچھے کتنے نمبر لئے ہیں؟ تو وہ مطلب ہے List provide نہیں کی۔ پھر دوسرا میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ Page 8 ذرا نکالیں آپ، اور میں صرف ڈسٹرکٹ پشاور تک محدود رہوں گا کیونکہ یہ بہت وسیع اور کوئسچنز زیادہ ہیں، ٹائم لے گا، تو اس میں سر، اگر آپ خود اس کوئسچن کو ذرا دیکھ لیں اور ملاحظہ فرمائیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جو Appointment کرتے ہیں وہ خیبر پختونخواہ Appointment Promotion Transfer Rules, 1989 کے تحت کرتے ہیں اور کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اور یہ ٹھیک بات ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کے رولز ہیں اور یہ رولز جو بنائے گئے ہیں یہ Under section 26 of the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants Act, 1973 کے تحت بنے، اب ان سے میں یہ پوچھتا ہوں، منسٹر صاحب سے کہ آپ نے کالم میں انٹرویو کے Marks لکھے ہیں 55،81 مختلف نائب قاصد کے لئے اب میرے سامنے جو ہے چار محمد شفیع پشاور نائب قاصد Open merit old اس کے سامنے لکھے ہیں انٹریو کے 81 Marks تو

میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ آپ نے انٹرویو یہ سارے یہاں ہمارے آفیسر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سب کو پتہ ہے، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے بھی لوگ ہیں، مجھے یہ بتادیں کہ آپ نے یہ 81 نمبر کہاں سے دیئے ہیں؟ کیونکہ یہ رولز میں انٹرویو کے لئے اپنے نمبر ہیں اور وہ نمبر 8 ہیں، انٹرویو کے لئے ٹوٹل، یہ اس میں سلیکشن کے دیئے ہیں، یہ رولز میں نے اپنے ساتھ لائے ہیں، اس میں ٹوٹل جو ہے نہ ایسی Selection ایسی Recruitment جو ہوتی ہے، اس کے ٹوٹل Marks ہوتے ہیں، ٹوٹل Marks جو ہیں نا 100 نمبر اور 100 نمبر انہوں نے تقسیم کئے ہیں، Prescribed qualification کے اپنے ہوتے ہیں، Higher qualification کے ہوتے ہیں، Experience کے ہوتے ہیں اور پھر آخر میں انٹرویو کے 8، تو یہ مجھے ذرا بتادیں کہ یہ 81، 55۔ سیکنڈ کوسچن، تھرڈ کوسچن جو ہے، اب اس کے ساتھ ہی ملاحظہ فرمائیں، Page 9 پر انہوں نے Advertisement کیا ہے، ایک ڈرائیور کے لئے 05-05-2019 اور اب میں یہاں اس میں دیکھتا ہوں، پھر اس میں یہاں پر اس ڈرائیور کے بارے میں وہ نہیں ہے، البتہ ایک ڈرائیور رہے، یہاں پر 31-10-2020 یعنی ایڈورٹائزمنٹ آیا ہے اخبار میں، اخبار کا نام ہے روزنامہ "آئین" نہ "مشرق" ہے نہ "آج" ہے، کیونکہ ہمارے رولز میں یہ ہے کہ آپ ایڈورٹائزمنٹ کریں گے جہاں پر Employment exchange نہ ہو تو وہاں پہ Advertise آپ کریں لیکن Leading Newspaper میں Leading Newspaper means کہ وہ مشہور اخبار ہو، اچھا اخبار ہو، اس کے اشتہار زیادہ ہوں، تو انہوں نے 05-05-2019 کو کیا ہے اور یہاں پر Appointment جو ہے وہ ہے 31-10-2020، تو آخر ایک سال پڑی رہے گی، مطلب اس کا کیا ہے؟ تو یہ ذرا، یہ دوسرے جو Employment exchange سے جو بلایا گیا ہے اور ڈیپارٹمنٹ میں اور مطلب ہے ضلعوں میں، تو سر، اس میں ایک آپ کو بتا دیتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ والوں نے Employment exchange کو لکھا ہے کہ آپ یہ نام ہمیں بھیج دیں اور انہوں نے وہی نام ان کو بھیجے، تو یہ بھی Illegal ہے، Irregular ہے کیونکہ وہ ان کے پاس جو رجسٹرڈ ہوتے ہیں، جو بیروزگار لڑکے ہوتے ہیں، امیدوار ہوتے ہیں جو وہاں پر رجسٹرڈ ہوتے ہیں، وہ پھر اگر یہ Requisition کرتے ہیں کہ ہمیں اتنی ویکنسیاں ہیں اور اتنے نام ہمیں بھیج دیں، تو پھر جتنے بھی ان کے پاس نام ہیں وہ بھیج دیتے ہیں اور پھر اس میں انٹرویوز ہوتے ہیں لیکن اس میں ایسے بھی لیٹرز آئے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ

ہمیں فلاں فلاں نام بھیج دیں، انہوں نے اپنی Selection ڈیپارٹمنٹ نے پہلے سے کی ہے، تو یہ کہاں کہاں مطلب ہے؟ یہ چند گزارشات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Concerned Minister, respond سپلیمنٹری، جی میر کلام صاحب، میر کلام صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں منسٹر صاحب کے، یہ ہائر ایجوکیشن کے ساتھ جو کوئسچن ہے، اس کے نوٹس میں صرف ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ صوبے کے پورے کالجز میں یونین والے پروفیسرز، جو یونین ہے، وہ کلاسوں کا بائیکاٹ کر رہے ہیں کہ دو کالجز کی Privatization کی ہے یا دوسرا کس طرح سے وہ کام کر رہا ہے؟ میری Suggestion اس کو یہ ہے، اور میری ریکویسٹ یہ ہے سپیکر صاحب، کہ اس کے لئے اگر ایک کمیٹی بنائی جائے، Directly اس پہ کام نہ کیا جائے، اس کے لئے سینیئرز پروفیسرز اور دوسرے یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی ایک کمیٹی بنا کر اس چیز کو آگے لایا جائے اور ان کے اس مسئلے کا حل تلاش کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام صاحب، اگر آپ نے ایجنڈا دیکھا ہے تو آج کے ایجنڈا پہ اختیار ولی خان صاحب کی اس بارے میں ایڈجرنمنٹ موشن انہوں نے جمع کی ہوئی ہے تو اس پہ پھر بات ہو گی ان شاءاللہ۔ کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر۔ جو خوشدل خان صاحب نے کوئسچن پوچھا ہے، وہ جتنی بھی Appointments ہوئی ہیں، اس کے حوالے سے، تو یہاں پہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ بتایا ہے کہ 14 سکیل سے لے کر اوپر جتنے بھی سکیل تک بھرتی ہوتی ہے، وہ پبلک سروس کمیشن کے Through ہے، جو صوبائی حکومت کی پالیسی ہے، سات سے لیکر گیارہ تک وہ ٹیسٹنگ ایجنسی کے Through ہوتی ہیں اور دو سے لیکر یا ایک سے لیکر چھ تک جو ہے وہ Locally کالج کی سطح پر ہوتی ہیں۔ اب ان کو بھی اس بات کا علم ہے اور ہم سب کو بھی ہے کہ جس کالج میں اور ابھی ابھی Recently ان کے ساتھ، یہ ہمارے ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن تشریف لائے تھے، ان کے ساتھ بھی یہی بات تھی کہ جو کلاس فور یا جو بی پی ایس ایک سے لیکر چار تک جو Recruitment ہوتی ہے وہ لوکل ایریا پہ ہوتی ہے کیونکہ ان کے اخراجات اتنے ہوتے ہیں کہ وہ پھر دور دراز علاقوں میں نہیں جا

سکتے، ساتھ ہی ساتھ جو پانچ اور چھ کی جو Recruitment ہے وہ On the basis of advertisement ہوتی ہے، اب ڈیپارٹمنٹ اپنی طرف سے ایک ایڈورٹائزمنٹ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیتا ہے، انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ اس کی Classification ایسے کرتا ہے کہ ہمارے میڈیا کے لوگ یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ مختلف اخبارات کو وہ جائیں اور اس میں یہ چیز Ensure ہو کہ سب کو Due right ملے، تو انہوں نے جو اخبار کی بات کی ہے وہ تو یقیناً انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی Due diligence ہو گی۔ جس روزنامہ کی انہوں نے بات کی ہے، کچھ آگے اور بھی Newspapers ہیں تو یہ میرے خیال سے بات یہیں پہ Resolve ہو جاتی ہے کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی اپنی Categorization ہے، جن اخبارات کو وہ دیتے ہیں تو انہی کے پاس وہ چیز چلی جاتی ہے، جو باقی انہوں نے Employment exchange کی بات کی ہے تو Employment exchange کا اپنا یہ طریقہ کار ہے کہ جو بھی ان کے پاس بیروزگار رجسٹر ہو جاتا ہے وہ پندرہ دن کے بعد وہ Mature ہو کر، پھر اگر کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ ان سے ڈیمانڈ کرتا ہے کہ وہ بھیج دے تو ان کو دے دیا جاتا ہے، تو یہ بات بھی یہیں پہ ہے کہ پندرہ دن کے بعد ان کے پاس جو لسٹ ہوتی ہے وہ انہی کو، اب ڈیپارٹمنٹ کچھ لوگوں کی اس لئے ریکویسٹ کرتا ہے کہ ہمارے کالجز میں جب Deficiency ہوتی ہے تو ہم Temporary basis پہ لوگوں کو Hire کر دیتے ہیں، وہ بھی پورا ایک Procedure ہوتا ہے، کالج کی سطح پر اپنی کمیٹی ہوتی ہے جس میں ڈائریکٹوریٹ کے بھی نمائندے ہوتے ہیں، اس کے تحت ادھر بھی بیروزگاری، وہ ساری چیزیں ہم دیکھتے ہیں کہ آیا یہ بیروزگار ہے یا نہیں ہے؟ تو وہ چونکہ اتنے سال گزار دیتے ہیں کہ ان کا ایک Right establish ہو جاتا ہے۔ اکثر کورٹ کی طرف سے ان کو بھی، ابھی Recently ہم نے یہی بتایا کہ کورٹ کی طرف سے Directions تھیں کہ اس کالج میں Son quota میں یا جن لوگوں نے Serve کیا ہے، عدالتوں کی طرف سے بھی اور کالجز میں کچھ لوگوں نے بہت زیادہ ٹائم سے Serve کیا ہوتا ہے تو وہ پھر لسٹ بھیج دی جاتی ہے کہ ان لوگوں کی ہمیں Detail بھیج دیں کیونکہ ہم نے کورٹ کے ساتھ Compliance کرنی ہے، یا جن لوگوں نے زیادہ دیر گزاری ہے کالج میں اور انہوں نے Serve کیا ہے تو اس Basis پہ ڈیپارٹمنٹ ان کو جواب دے دیتا ہے۔ اب جو تیسری سب سے Important چیز ہے وہ میرٹ لسٹ کی ہے، تو ان کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے اور ہم سب کو اس بات کا علم ہے کہ جو

کلاس فور کی پوزیشن ہے اس کے لئے سب سے بڑا میرٹ یہ ہے کہ وہ بیروزگار ہو، دوسرا میرٹ یہ ہے کہ وہ اس Locality کا ہو، کیونکہ اگر دور سے، مثال کے طور پر میں پشاور میں چغر مٹی، پشاور سٹی میں چغر مٹی کا بندہ بھرتی کروں گا تو وہ Serve نہیں کر پائے گا، تو Locality کا ہو، یہ دو چیزیں ہیں۔ اس کے علاوہ تیسری چیز جو ہے وہ یہ ہے کہ پورا ایک میرٹ کا Procedure follow ہو، Five اور Six کے لئے جو ڈرائیور ہے اور اس طرح کے جو ٹیوب ویل آپریٹرز ہوں گے، ان کا ایک باقاعدہ ٹیسٹ Conduct ہوتا ہے کہ آیا وہ ڈرائیور ہے یا نہیں ہے؟ تو وہ اب ایک سے چھ تک تو یہ طریقہ کار ہے اور پوری پالیسی ہے۔ اے پی ٹی رولز 2011 کی جو انہوں نے بات کی ہے، 14 سے لیکر Onward جو ہے وہ پبلک سروس کمیشن کا اگر ہے تو پبلک سروس کمیشن میرٹ لسٹ بھیجتا ہے، اگر Testing agency ہے وہ Testing agency ہمیں Provisional merit list بھیج دیتی ہے، اس میں ہم آگے جو ہے ڈیپارٹمنٹ اپنے انٹرویوز اور وہ سارا Procedure conduct کر کے Estacode کے تحت اس کو پھر بھرتی کرتے ہیں، تو میرے خیال سے یہاں تک Clear ہے، اگر ان کا کوئی اور ضمنی کوئسچن ہے اور یہ آگے بھی کرنا چاہتے ہیں تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں ان سے کہ وہ ایک اور کوئسچن بھیج دیں، ہم تفصیلاً باقی ساری Detail بھی ان کو حوالہ کر دیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ ایڈوائزر صاحب، اسپشل اسسٹنٹ پہلے تو میں اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ان رولز کے مطابق جس کے ساتھ آپ اسمبلی چلا رہے ہیں تو ہمیں جو جواب دے گا وہ منسٹر ہوگا، بہر حال میں ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی ایڈوائزر کوئی معاون خصوصی جواب نہیں دے سکتا ہے رولز کے مطابق، دوسری بات سر، یہ ہے کہ کامران بنگش صاحب نے اتنی Explanation دی ہے، اس کی ضرورت نہیں تھی، Specific میں نے تو وہ کوئسچن جو میں نے Frame کیا، جو Reply آیا ہے وہ Detail میں ہے، میں پڑھ چکا ہوں، کوئی وضاحت کی ضرورت نہیں، صرف میرے سپلیمنٹری تین کوئسچنز تھے کہ آپ نے صرف ایک پوسٹ کے لئے تو ایک آدمی نے Apply تو نہیں کی ہوگی، ان امیدواروں کی لسٹ آپ نے شامل نہیں کی ہے اور جب آپ نے شامل نہیں کی تو اس سے Presume ہوتا ہے کہ اس میں Malafide ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ

Employment exchange نے آپ کو ایک آدمی نہیں بھیجا ہوگا، آپ کو تین چار آدمی بھیجے ہوں گے تو آپ نے اس میں Selection کرنی ہے، جب آپ کو Selection کرنی ہے تو ان امیدواروں کے ایک دو تین چار، ان کے کیا نمبر، کتنے نمبر تھے، آیا وہ میرٹ پر نہیں آ رہے تھے جو آپ نے Appointment کی؟ دوسرا کوسچن میرا یہ تھا کہ انٹرویو کے جو آپ نے نمبر لگائے گئے ہیں، آپ نے لکھا ہے اس کالم میں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کالم میں لکھا ہے Interview marks کسی ایک سامنے لکھا ہے 51 لکھا ہے، کسی کے سامنے 91 لکھا ہے، تو آپ اس ڈیپارٹمنٹ سے ذرا سے پوچھیں، یہاں ان کے نمائندے ہوں گے کہ آپ نے یہ انٹرویو کے نام پر ٹوٹل کتنے نمبر رکھے تھے، ٹوٹل نمبر کیونکہ یہ تو ٹوٹل نمبر ہوتے ہیں، اس میں سے آپ دیتے ہیں، تو آپ نے انٹرویو کے لئے کل کتنے نمبر رکھے تھے کہ آپ نے ایک Candidate کو 88 انٹرویو نمبر دیئے، ایک کو 53 دیئے ہے کیونکہ رولز میں یہ نہیں ہے اور آخری کوسچن یہ ہے کہ یہ جو Advertisement میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے، اسمبلی کے سامنے، یہ 05-05-2019 کو ڈرائیور کے لئے گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نے رکھا تھا اور ان کی Appointment پھر 2021 میں ہوئی ہے، تو دو سال میں یہ Advertisement کیوں خاموش پڑا تھا، اس کو کیوں Implement نہیں کیا گیا تھا؟ اور آپ نے Implement نہیں کیا، آپ کو Suitable candidate نہ مل سکا، تو پھر دوبارہ آپ نے ایڈورٹائزمنٹ کر لیا کیونکہ ڈرائیور کے لئے اس کا Basic pay scale six ہے تو Six کے لئے Advertisement ہے، Employment exchange کے لئے صرف ہم اس وقت جاتے ہیں جب Appointment آپ کی BPS 1 to 4 تک ہوتی ہے تو وہاں پہ Employment exchange جا سکتے ہیں لیکن اگر پانچ سے Above ہوتا ہے تو آپ Advertisement کریں، بس یہ میرا مختصر سا کوسچن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): مسٹر سپیکر، ایک تو آپ کی طرف سے Ruling موجود ہے اور یہ چونکہ محکمہ بھی میرا ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اچھی باتیں یاد دلا دیں، خوشدل خان صاحب بار بار یہ Book دکھا رہے ہیں تو اس پہ سپیکر صاحب اور میری Ruling بھی موجود ہے۔ دوسری میں خوشدل خان صاحب سے کہوں

گا کہ یہ رولزاس وقت بھی تھے جب خوشدل خان صاحب ڈپٹی سپیکر تھے اور اسی Chair پر بیٹھے تھے اور اس وقت بھی اسپیشل اسسٹنٹ اور ایڈوائزر جو تھے وہ جواب دیا کرتے تھے۔ جی۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، سر۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ اس ڈیپارٹمنٹ کے سارے معاملات میں دیکھتا ہوں اور میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ بھی اکثر Discuss کرتے ہیں اور تقریباً سارے ممبرز میرے ساتھ Discuss کرتے ہیں، تو اخلاقی طور پر بھی یہ جواز بنتا ہے کہ اگر ڈیپارٹمنٹ میں کچھ غلط بھی ہوتا ہے یا کچھ صحیح بھی ہوتا ہے، اس کی ذمہ داری میرے سر پہ Direct آتی ہے کیونکہ ان کے سارے معاملات تو، خیر ان کو اگر پھر بھی اعتراض ہے میرے جواب کے اوپر تو میں بارہا اسمبلی میں Clear کر چکا ہوں، Any way جو انہوں نے تین کوئسچنز پوچھے ہیں اس کا تو میں نے تفصیلاً جواب دیا ہے، وہ لسٹ آچکی ہے یہاں پہ Employment exchange کی طرف سے بھی، میں نے ان کو بتادیا ہے کہ وہ Criteria جو Local area سے کرنا ہوتا ہے یا جو پبلک سروس کمیشن کا ہے، اگر اور زیادہ Details ان کو چاہیئے تو ہم ڈیپارٹمنٹ سے منگوا لیتے ہیں، ان کو دے دیتے ہیں۔ میرے خیال سے ان کے ایک سوال کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ نے اتنی زیادہ Detail دی ہوئی ہے تو اس میں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ Advertisement دوبارہ سے ہوا ہے یا نہیں ہوا؟ تو وہ بھی یقیناً ہوا ہوگا اور میں یہ Assure کراتا ہوں Floor of the House پہ کہ سارے Procedures جو ہیں وہ Follow ہوئے ہوں گے، Transparently اور ہر ایک چیز جو ہے اس کی میں آپ کو Floor of the House پہ کہہ رہا ہوں، تو میرے خیال سے اس میں اب کوئی دو رائے نہیں ہیں، پھر بھی اگر وہ کوئی Specific اور کوئسچنز پوچھنا چاہتے ہیں تو دوبارہ لے آئیں، ہم ان شاء اللہ مزید بھی Detail ان کو حوالے کر دیں گے، جتنی ہم نے کی ہے اس سے زیادہ ہم کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کامران بنگش صاحب کا مشکور ہوں، مجھے مطلب انہوں نے جو بتایا ہے، میں یہ گزارش کروں گا ان کو کہ آپ مجھے مزید کاغذات یا ڈیپارٹمنٹ سے تو It will be better that this Question should be referred to the Committee concerned for further elaboration تو یہ اگر وہاں پر ایسے کاغذات لے سکتے ہیں، میں اس سے بہت معذرت سے کہتا ہوں کہ یہ ہمارا چھوٹا بھائی ہے، پرسوں بھی اس طرح کا ایک Identical وہ تو ٹاؤن فور کے بارے

میں تھا تو انہوں نے کہا کہ اس سے پنڈورا بکس کھل جائے، پنڈورا بکس کھلتا ہے، جب ہم احتساب ڈیپارٹمنٹ کا نہ کرلیں تو ہم یہاں کس لئے بیٹھے ہیں؟ اور آپ ان کا Favour کریں Because you are head of your department آپ ان کا Favour کریں لیکن آپ Legal favour کریں، آپ ان کو Favour extend کریں لیکن جہاں آپ کو خود پتہ چل جائے کہ یہاں پر کچھ گڑ بڑ ہے تو پھر کمیٹی کو بھیجنا چاہیے کیونکہ ہماری کمیٹی اس ہاؤس کا ایک حصہ ہے، تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی، ان کو بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Further اس کو بھیج دیں تاکہ دیکھ لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر، اگر تو بات کلاس فور کی ہے اور اس کی ہے تو میرے خیال سے اس میں تو کمیٹی کو جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ میں نے پہلے سے بتادیا کہ لوکل جو کالج کی سطح پر Recruitment ہے وہ ہوتی ہے اور اس ہاؤس میں کئی دفعہ یہ بات ہوچکی ہے کہ وہ متعلقہ ایم پی اے یا وہاں کے جو منتخب نمائندگان ہیں، ان کی Consultation سے ہوتی ہے اور وہ اس ایریا کا حق بھی ہے اور اگر یہ جو پبلک سروس کمیشن کے Through recruitment ہوئی ہے یا Testing agencies کے Through تو اس پہ ہمیں کوئی وہ نہیں ہے، دو رائے نہیں ہیں وہ بھیج دیں، بیشک اس کے پاس چلا جائے، جو BPS 1 to 6 تک ہے وہ میرے خیال سے متعلقہ ایم پی اے اور اس کا Prerogative ہے، اس کو کمیٹی میں یا Further discussion کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی کو اپنے حلقے میں کسی کلاس فور یا BPS 1 to 6 تک اس کے اوپر کوئی Objection ہے تو وہ لے آئیں Otherwise میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جو Seven سے Onward جتنی بھی Recruitment ہے جو Testing agencies کے Through ہوتی ہے وہ بیشک کمیٹی کے پاس چلی جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ اس کو Support کر رہے ہیں کہ کمیٹی میں چلا جائے کہ نہ چلا جائے؟

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that Question No. 1284, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned?

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 13130, Janab Siraj-ud-Din Sahib, janab Siraj-ud-Din Sahib, (not present, lapsed.)

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

12604 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ فنڈز کی عدم دستیابی وفراہمی کے طریقہ کار کی وجہ سے مثبت نتائج دینے سے قاصر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادارے کو مزید بہتر کرنے اور اصلاحات لانے کے لئے کتنا فنڈ درکار ہے، نیز کس کس مد میں فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے محکمہ مسائل سے دوچار ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ کی ضروریات کے مطابق فنڈز مہیا نہیں کئے گئے لیکن باوجود اس کے محکمہ اعلیٰ تعلیم محدود وسائل سے اپنے اہداف کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔

(ب) جن مدات میں فنڈ کی ضرورت ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

SUMMARIZED REQUIREMTNTS OF FUNDS

Key Reform Initiative	Activity	Yearly Physical Targets (Funds required in millions)					Total
		2018-19	2019-20	2020-21	2021-22	2022-23	
Consolidation of Institutions	Completion/ Operationalization of Colleges	2000	2000	4000	4000	4000	18000
	Major/Minor Repair	200	1000	1000	1000	1000	4200
	Additional/Missing Facilities	600	600	600	800	800	3400
	Purchase of necessary items and Vehicles etc	200	175	125	150	150	800
	Strengthening and Extension of BS Program	2000	5000	1000	1000	1000	10000
	Faculty	100	400	500	500	600	2100

	Development						
Consolidation of Universities and Campuses	Purchase of Land	1300	3000				4300
	Recurring Expenditure for 03 years	1000	300	300			1600
	Infrastructure development	3000	3000	5000	5000	5000	21000
Public Libraries	New Establishment	250	100	100	100	100	650
	Repair	30	30	30			90
	Strengthening of Existing Public Libraries	70	100	80	100	100	450

13130 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ سترہ اور اس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ سترہ اور اس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام، سکیل اور اضافی پوسٹوں پر خدمات کا دورانیہ کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا میں اور تمام ڈائریکٹوریٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ سترہ اور اس سے بالا سکیل کے کسی بھی افسر کی اضافی چارج کے تحت تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔

(ب) پیرا (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 3، چھٹی کی یہ کچھ درخواستیں آئی ہیں: جناب شفیق شیر صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ ایم پی اے 3 ستمبر، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، جناب عزیز اللہ صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، جناب نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے 3 ستمبر، جناب بلاول آفریدی صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ ایم پی اے 3 ستمبر، جناب محمد عارف صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، جناب شکیل احمد صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، جناب ضیاء اللہ بنگش صاحب ایم پی اے 28 اگست تا 10 ستمبر، جناب شہرام خان صاحب منسٹر 3 ستمبر، جناب فیصل زمان صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، جناب محب اللہ خان صاحب منسٹر 3 ستمبر، جناب فخر جہان

صاحب یم پی اے 3 ستمبر، جناب محمد اقبال وزیر صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، جناب خلیق الرحمان صاحب مشیر 3 ستمبر، جناب سردار خان صاحب ایم پی اے 3 ستمبر، جناب بہادر خان صاحب ایم پی اے 3 ستمبر۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہماری خواتین ممبران اسمبلی کا `Days Care Centre کے قیام کا ایک دیرینہ مطالبہ ایک عرصے سے چلا آرہا تھا حالانکہ میں اس مطالبے کا روز اول سے حامی رہا ہوں لیکن چند ناگزیر وجوہات بشمول جگہ کی کمی وغیرہ کی وجہ سے ابھی تک اس کو نہ کر سکا لیکن اب اس کے مکمل ہونے کا باقاعدہ اعلان کرتا ہوں اور تمام خواتین خصوصاً ڈاکٹر آسیہ اسد اور Women Parliamentary Caucus کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس کار (تالیاں) خیر میں انہوں نے میری اور سیکرٹریٹ کی ہر طرح کی رہنمائی فرمائی اور ان کی انتھک کوششوں کو سراہتا ہوں۔

(تالیاں)

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions': Mr. Ikhtiarwali, MPA, to please move his adjournment motion No. 343.

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, honourable Speaker for allowing me to present this adjournment motion before the honourable House. اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس انتہائی قابل توجہ مسئلہ کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ صوبہ میں موجود حکومت کے زیر انتظام سرکاری کالجوں کی نجکاری کا فیصلہ کیا جارہا ہے جن میں سرفہرست جہانزیب پوسٹ گریجویٹ کالج سوات اور پوسٹ گریجویٹ کالج نوشہرہ سمیت صوبہ بھر میں تقریباً تیس کالجوں کی نجکاری زیر غور ہے۔ حکومت کے اس فیصلے سے غریب عوام کے لئے تعلیم کا حصول تقریباً ناممکن ہو جائے گا اور جناب سپیکر، شرح خواندگی مزید کم ہونے کا اندیشہ ہے،

لہذا تفصیلی بحث کے لئے اس تحریک التواء کو منظور کیا جائے And kindly allow me آپ اگر Allow کریں Instantly کہ اس پہ Detailed بحث ابھی ہو جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر یہ ایک اہم ایشو ہے جس کے اوپر کچھ لوگوں نے افواہیں پھیلانا شروع کر دی تھیں جس پہ ٹیچرز کو اور سٹوڈنٹس کو Misguide کرنے کی کوشش کی گئی، میں اس کے ساتھ مکمل طور پر Agree کرتا ہوں اختیار ولی صاحب کے ساتھ کہ اس کو اسمبلی میں بحث کے لئے باقاعدہ طور منظور کیا جائے لیکن اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں کچھ Facts and figures دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جب آپ اس پہ کریں پھر Detail discussion ہو گی ان شاءاللہ۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Deputy Speaker Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be adopted for detailed discussion in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Bahadar Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1977, Bahadar Khan Sahib, (not present, lapsed). Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his call attention notice No. 2088.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ حکومت نے گوالدئی، شھور اور سمنگ روڈ کے نام سے سکیم اے ڈی پی میں شامل کی تھی جس میں گوالدئی اور شھور روڈ کے ٹینڈرز ہوئے تھے اور سمنگ روڈ کا ابھی تک ٹینڈر نہیں ہوا ہے لیکن سمنگ روڈ کو وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کی روشنی میں

بناکر محکمہ پی اینڈ ڈی میں پی ڈی ڈبلیو Revised estimate کرنا تھا جبکہ سمنگ روڈ کا Revision پی کے لئے پیش کیا گیا لیکن عین اسی محکمہ پر سی اینڈ ڈبلیو نے بذریعہ ایکسئن ٹھیکیداروں ملی بھگت سے مذکورہ سمنگ روڈ کو پی ڈی ڈبلیو پی سے واپس کیا جو کہ وہاں کے عوام کے ساتھ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، میں درخواست کرتا ہوں کہ اسے کمیٹی میں بھیج دیں کہ جو حقیقت ہے وہ سب کچھ کمیٹی کے سامنے پیش کروں گا۔ میں منسٹر صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ اس میں لیت و لعل سے کام نہ لیں اور اس پہ کوئی اور مسئلہ، اس میں حکومت ملوث نہیں ہے، اس میں کچھ اس طرح لوگ ملوث ہیں کہ وہ اس طرح کرتے ہیں اور یہ تین مرتبہ میرے ساتھ ہوا، یہ پھر سیکرٹری صاحب نے میرے ساتھ وعدہ کیا، اس نے میری سکیم علیٰحدہ کی، وہ پی ڈی ڈبلیو پی میں گئی لیکن عین موقع پر پھر وہ لوگ جو اس میں ملوث تھے وہ پھر کامیاب ہوئے اور میری سکیم کو واپس کیا گیا ہے، تو اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you. Concerned Minister, to respond.

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات):</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، جو ہمارے بھائی ہیں، معزز باچا صالح صاحب کا جو کال اٹینشن ہے، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات ہوئی ہے کہ بذریعہ ایکسئن اور ٹھیکیداروں کی ملی بھگت سے جو ہے، میں صرف یہ Clarification کر دوں کہ ہمارے معزز رکن اسمبلی جو ہیں کوئی اس طرح کی بات اس میں نہیں ہے کہ اس میں ڈیپارٹمنٹ کی کوئی اپنی ذاتی Interest ہے یا کچھ، کنٹریکٹرز تو ظاہری بات ہے ان کا اپنا ایک Role ہے جو کام کے حوالے سے ہے، جب ایوارڈ ہوتا ہے ان کو تو وہ کام کرتے ہیں، باقی ڈیپارٹمنٹ کے کاموں میں ان کا کیا لینا دینا ہے۔ اس طرح ہے جناب سپیکر، یہ ایک پرانی سکیم ہے امبریلا 2015 میں اس کی Approval ہوئی اور اس میں کچھ مختلف روڈز ہیں، پھر یہ ٹوٹل سکیم جو تھی 166 ملین کی تھی اور پھر اس کی Revision ہوئی ایک دفعہ اور یہ 300 ملین پہ آ گئی ہے، ابھی جو ہمارے بھائی کا Concern ہے کہ ایک روڈ ہے، اس میں سے سمنگ کہ اس کو ہی Enhance کریں Increase کریں تو ڈیپارٹمنٹ کا Already اس پہ کام جاری ہے، ڈیپارٹمنٹ کی کوئی اس میں غفلت یا کوتاہی کی بات نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ نے پی اینڈ ڈی کو بھجوا دیا ہے Estimate اور وہاں پر اس کے کچھ Observations پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہیں، وہاں پر ان کی ٹیم بھی گئی ہے، موقع پہ چیک بھی کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ اس کے ساتھ جو ہے، اس کے جتنے بھی Observations ہیں اس کی Clearance پہ کام جاری ہے اور کچھ اس طرح کی بات نہیں ہے اس میں

کہ ہم Agree نہیں ہیں ان کے ساتھ یا جو ڈیپارٹمنٹ کی جو سکیم ہے کہ یہ Complete نہ ہو یا اس کو Enhance نہ کریں تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اپنے جتنے بھی Observations ہیں پی اینڈ ڈی کے اس پہ کام جاری ہے اور ان شاءاللہ جلد از جلد اس کے Observations کی Clearance ہو جائے گی اور پی ڈی ڈبلیو پی سے اس کی Approval ہو جائے گی، کچھ اس طرح کی بات نہیں ہے اس میں، ہاں اگر کمیٹی میں بھیجنے کی بات ہوئی، بھائی ہیں میرے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ کمیٹی میں کچھ اس طرح کی چیزیں ہیں جو اس میں ڈھکی چھپی ہوں اور کمیٹی میں واضح ہو جائیں، جو باتیں میں نے یہاں پر کہی ہیں، میں اس کو یہ Assurance دیتا ہوں کہ ان شاءاللہ اسی طرح ہی یہ کام ہو گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: باچا صالح صاحب، امید ہے آپ ان کی باتوں سے Satisfied ہوں گے۔

<u>ملک بادشاہ صالح</u>: جناب سپیکر، اس میں میرے جرگے آئے ہیں میرے پاس، انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے فائدہ ہے یہ سی ایم کے ڈائریکٹیوز سے ہم فائدہ اٹھائیں گے اور اس میں ساری سکیم کو اس میں Adjust کریں گے، تو اس طرح نہیں ہے۔ سر جی، اس میں یہ ہمارا جو روڈ ہے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ پی ڈبلیو ڈی سے پاس ہوا ہے اور پی ڈی ڈبلیو پی نے ابھی عین موقع پہ انہوں نے واپس کیا ہے۔ سر جی، اس طرح نہیں ہے، حقیقت آپ کو پتہ نہیں، آنریبل منسٹر صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو حقیقت کا پتہ نہیں ہے، میں آپ کے ساتھ بیٹھوں گا اور ساری حقیقت بھی آپ کو بتاؤں گا لیکن اگر یہ سب کچھ اگر اس اسمبلی کے فلور پہ کہوں تو مجھے شرم آتی ہے، اس طرح باتیں کرنا سر جی، اور میں کسی کی بے عزتی بھی نہیں کروانا چاہتا، میں چاہتا ہوں کہ کمیٹی میں جائے، وہاں پہ منسٹر صاحب بھی خود بیٹھیں اور میں سب کچھ اس کے سامنے رکھ دوں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بادشاہ صالح صاحب، ایک آنریبل منسٹر نے فلور پہ آپ کو Assurance دی ہے کہ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اگر ایسی بھی کوئی بات ہے تو آپ ان کے ساتھ ڈسکس کر سکتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب، ریاض خان صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات</u>: سپیکر صاحب، اس طرح ہے جس طرح میں نے کہا ہے کہ کوئی بات اس طرح ہے نہیں، پھر بھی اگر ان کو اصرار ہے بھیجنے کا تو بھیج دیں، میں Agree ہوں ان کے ساتھ، کوئی اس طرح کی بات نہیں ہے، آپ بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House that the call attention notice No. 2088, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Call Attention Notice No 2088is referred to the Committee concerned.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8, Mr. Kamran Bangash, The Special Assistant to Chief Minister for Higher Education, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8 (A), additional agenda: The Minister of Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education:): Sir, I request to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی میڈم یہ Introduce ہوا ہے صرف، جی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں موشن پیش کرتی ہوں Under Article 85(2) (a) کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس سے، میں اس لئے اس نکتے پہ اٹھی ہوں جناب سپیکر صاحب، مجھے اس بل سے کوئی مسئلہ نہیں ہے سر (مداخلت) میری بات سن لیں، آپ کو جلدی سے ہدایات ملنا شروع ہو جاتی ہیں، کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو اگر ہم امنڈمنٹ نہیں لا سکتے تو ہم بات تو اپنی کر سکتے ہیں ناں، تو جناب سپیکر صاحب، اس بل سے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، نہیں نہیں، میں ایک بات کروں، آپ مجھ سے زیادہ Senior politician ہیں آپ کا اس اسمبلی میں Fourth time ہے، آپ کو پتہ ہے، صرف پیش ہوا ہے Introduce ہوا ہے، میڈم، یہ جب Passage اور Consideration کی Stages میں ہو گا تب اس پہ آپ تمام امنڈمنٹ لا سکتی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس میں صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہ بل بہت اچھا بل ہے جس کو آپ ابھی پیش کر رہے ہیں اور Introduce کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میری صرف ایک درخواست ہے کہ میں نے اس لئے اس موشن کے ذریعے اس کو روکنے کی کوشش کی ہے، یہ بالکل ہم اس کو پاس بھی کریں، ہم اس میں امنڈمنٹ بھی لائیں گے کہ اس کو ملالہ یوسفزئی کے نام سے اگر اس کالج کو نام دیا جائے تو میں آپ کی مشکور ہوں گی کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جب وہ Introduce کریں گے تو ملالہ یوسفزئی کے نام سے اس وہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، یہ اس وقت Introduction ہو گئی، جب Passage اور اس کا ٹائم آئے گا پھر اس پہ اپنی امنڈمنٹ جو لانا چاہیں وہ لے آئیں جی۔

مسودہ قانون (ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9 and 10: Mr. Kamran Bangash, Special Assistant to the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Thank you, Mr. Speaker. I request to move that Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 2 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: ‘Passage Stage’: Mr. Kamran Bangash, Special Assistant to the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Thank you, Mr. Speaker. I request to move that Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گواہ کا تحفظ مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11 and 12 Consideration of Bill’ Mr. Shaukat Yousafzai, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Minister for Labour, Culture & Parliamentary Affairs: Thank you. Janab Speaker. On behalf of honourable Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 1 and 2 stand part of the Bill. First amendment in paragraph (a), of clause 3 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in paragraph (a) of caluse 3 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ایک Lighter note میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں پہ ذرا آنکھوں والے ڈاکٹر کو بلائیں کیونکہ کبھی میں ان سے عینک لیتی ہوں اور کبھی یہ مجھ سے عینک لیتے ہیں تو کم از کم ہماری نظر چیک کروالیں کیونکہ بیس سال میں ہماری تو، ہماری نظر خراب۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ان شاء اللہ بندوبست کرلیں گے لیکن آپ کا Eye side کا نمبر مجھے دیدیں، میں عینک آپ کے لئے میں بنوالوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (قہقہہ) Thank you very much, ji. اور سر، ایک دوسری ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ کورونا بہت زیادہ پھیل رہا ہے تو ظاہر ہے کہ ہاسپٹلز میں بھی ابھی جگہ نہیں ہے تو ایک Booster جو امریکہ کا ہے تو وہ Booster ایک لگا دیا جائے اس اسمبلی میں، اگر آپ

ہیلتھ منسٹر سے بات کر لیں تو اگر اسمبلی چلنے والی ہے تو اگر یہاں پہ آ جائیں اور وہ Booster لگا دیں ہمیں تو یہ ذرا بہتر رہے گا، تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

Janab Speaker Sahib, I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in clause 3, in paragraph (a), for the words "Secretary to Government of Khyber Pakhtunkhwa, Home and Tribal Affairs Department", the words "Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa" may be substituted.

جناب سپیکر صاحب، اس پہ میں نے یہ بات کہی ہے کہ ہمارے جو لاء منسٹر ہیں، چونکہ یہ Witness کا جو Bill ہے تو یہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہی آئے گا، تو ہمارا جو لاء منسٹر اس کا چیئرمین ہونا چاہیے جی، کیونکہ اس دن شوکت یوسفزئی صاحب سے جب بات ہوئی تھی ایک Bill پہ، تو انہوں نے کہا تھا، چونکہ میں نے جب ایک عورت کی بات کی تھی کہ ایک عورت کو Substitute کیا جائے تو انہوں نے کہا تھا کہ اسمبلی کی نمائندگی چونکہ منسٹر انچارج ہوتا ہے اور وہ کرتا ہے تو منسٹر کی نمائندگی آ جاتی ہے لیکن یہاں پہ منسٹر کی موجودگی نہیں ہے، یعنی اسمبلی کی نمائندگی نہیں ہے، تو میں چاہتی ہوں کہ لاء منسٹر کو اس میں چیئرمین بنایا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): بہت شکریہ جناب سپیکر، یہ میں مشکور ہوں نگہت بی بی کا کہ یہ بڑی سٹڈی کر کے آتی ہیں اور یہ بڑا Important bill ہے۔ جناب سپیکر، اس حوالے سے کہ بد قسمتی سے اس ملک میں بیس سال سے زیادہ دہشتگردی بھی ہوتی رہی لیکن ہمارے پاس گواہوں کو تحفظ دینے کا کوئی ایسا Mechanism نہیں تھا جب کہ یہ سٹیٹ کی Responsibility ہوتی ہے جناب سپیکر، کہ وہ تحفظ دے سکے گواہوں کو، جب اس طرح کے کیسز آتے ہیں، یہ جو Law بنایا گیا ہے، Especially اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے ان تمام گواہوں کو جو Heinous crimes کے اندر وہ گواہی دینا چاہتے ہیں، Terrorism کے اندر گواہی دینا چاہتے ہیں، ان کو ایک مکمل تحفظ دیا جائے۔ اس کے اندر جو بورڈ کی تشکیل دی گئی ہے، وہ سیکرٹری ہوم کو یہ Responsibility دی گئی ہے کہ اس کے اندر کمیٹی بنے، اس میں بڑے ٹیکنیکل لوگوں کو لیا گیا ہے تاکہ ان تمام چیزوں کو دیکھا جا سکے اور ایک ایسا Mechanism بنائیں کہ کوئی آ کر آرام سے اپنی گواہی دے سکے اور یہی وجہ ہے کہ گواہی نہ دینے کی وجہ سے جو انصاف کے تقاضے ہیں وہ پورے نہیں ہو رہے ہیں اور یہی سٹیٹ چاہتی ہے کہ اگر۔

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>وزیر برائے محنت وافرادی قوت</u>: اس طرح کے کوئی واقعات ہو جائیں تو اس کے اندر گواہ جو ہے وہ بغیر خوف کے آئے اور وہ گواہی دے سکے، اس کے لئے کچھ Mechanism بنایا گیا ہے، میں مشکور ہوں ان کا، انہوں نے وہ کر دیا ہے لیکن اصل چیز کیا ہے؟ اصل چیز ہے، بورڈ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو بھی گواہ آئے وہ ایسا Mechanism ترتیب ہو کہ اس کی شناخت سامنے نہ آسکے۔ دوسرا جناب سپیکر، یہ کہ اس کو اگر رہائش تبدیل کرنی پڑے تو گورنمنٹ اس کا متبادل انتظام کرے، اس کی رہائش کا، اس کی مالی معاونت کا تاکہ اس کی رہائش بھی تبدیل ہو سکے اور رہائش تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کو سیکورٹی بھی مل سکے۔ تو Main چیز کا مقصد ہے اس Bill کا کہ ہر طرح سے اس کو تحفظ دینا ہے گواہ کو، تاکہ وہ بے خوف آکر، جس طرح باہر کی دنیا میں ہوتا ہے، وہ آئے گواہی دے۔ اب اس میں مسئلہ کیا ہے؟ اب اس میں جو مسئلہ ہے اس کی امنڈمنٹ کا ہے، میں آپ کی امنڈمنٹ کی طرف آرہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: مسئلہ اس کی امنڈمنٹ کا یہ ہے کہ اگر اس میں پولیٹیکل لوگوں کو ڈالیں گے تو جناب سپیکر، وہ پھر جو آپ کو پتہ ہے پاکستان کے اندر یہ سیاسی تنازعات ہوتے ہیں، اگر ہم اس سے انکار کرتے ہیں تو میرے خیال سے یہ Possible نہیں ہے، آج کوئی ایک لاء منسٹر ہو گا کل کوئی اور لاء منسٹر ہو گا لیکن یہ جو بورڈ کی تشکیل ہے جناب سپیکر، اس میں ٹیکنیکل چیزوں کو بھی دیکھا گیا ہے، اس میں جو ٹیکنیکل لوگ ہیں وہ میں آپ کو بتادوں کہ جیسے ڈی جی پراسیکیوشن، اے آئی جی، ڈی آئی جی، سی ٹی ڈی، یہ اس طرح کے لوگوں کو اس بورڈ میں شامل کیا گیا ہے اور Main مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی Political interference ہو گئی تو آپ مجھے بتائیں کہ پھر کیسے اس کی Identity کو ہم چھپا سکیں گے اور کس کے اوپر Responsibility ڈال سکیں گے؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ دیکھیں، میں گزارش کرتا ہوں کیونکہ یہ قانون بن رہا ہے اور یہ ایسا قانون ہے جناب سپیکر، کہ یہ بالکل میں کہتا ہوں ہماری تاریخ کو بدل دے گا، ہمارے انصاف کے، جو ہمیں انصاف نہیں مل رہا ہے لوگوں کو، اس کو Ensure کرائے گا، تو میری گزارش ہو گی کہ آپ کی امنڈمنٹ سر آنکھوں پر لیکن یہاں پر چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی Political

interference نہ ہو، تو میری آپ سے گزارش ہے صرف ایک مقصد کے لئے، یہ آپ سے میں گزارش کرونگا کہ آپ اس کو واپس لیں، یہ اس صوبے کے مفاد میں ہے۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ ظاہر ہے کہ اکثریت کی بنیاد پہ ہے، میں کسی سے جھگڑا نہیں کر سکتی ہوں لیکن اگر آپ میری دوسری امنڈمنٹ کو دیکھیں تو اس میں میں نے یہی لکھا ہوا تھا کہ یا Female Member کو لے لیں اور Female Member بھی نہیں لیتے ہیں اور جو انہوں نے سیکرٹری کا کہا ہے تو سیکرٹری کی Clause میں نے یہاں پہ دیا ہوا ہے کہ سیکرٹری جو ہے وہ سیکرٹری کے طور پر کام کرے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم لوگ جو ہیں، خاص طور پہ یہ اسمبلی جو ہمارا Political space ہے اس کو کم کر رہی ہے، مطلب یہ ہے کہ کیا ان لوگوں کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا کہ جو لوگ یہاں پہ اس میں بیٹھے ہونگے اور آپ کے تو اپنے ممبر نے Suggest کیا ہے، کوئی میں نے اپوزیشن لیڈر کو Suggest نہیں کیا، میں نے کوئی پارلیمانی لیڈر کو Suggest نہیں کیا، کوئی میں نے اپوزیشن کی عورت کو Suggest نہیں کیا، میں نے تو آپ کے لاء منسٹر کو، کیونکہ آپ کے لاء منسٹر کو تمام باریکیوں کا پتہ نہیں ہوگا، کیا آپ کے لاء منسٹر کو تمام جب وہ بیٹھیں گے ایک کمیٹی میں، تو کیا وہ رازداری نہیں رکھ سکیں گے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی ہی صفوں میں اعتماد نہیں ہے، آپ کو صرف بیوروکریٹس پہ اعتماد ہے اور آپ صرف کمیٹیاں بھی بیوروکریٹس کے ذریعے چلانا چاہتے ہیں، اس میں آپ کی Political will نہیں ہے، اس میں آپ پولیٹیکل لوگوں کے Space کو کم کر رہے ہیں، تو میں ظاہر ہے اکثریت کی بنیاد پہ ظاہر ہے کہ مجھے کوئی، میں تو ان لوگوں کو ایک بہتری کا راستہ دکھا رہی تھی کہ لاء منسٹر جو ہے، مطلب آپ لاء منسٹر کو بالکل اس کمیٹی سے نکال دیں، میں نے کسی اور کا نام نہیں لیا، میں نے خوشدل خان کا نام نہیں لیا، میں نے کنڈی کا نام نہیں لیا جو کہ قانون کے بارے میں پوری طرح جانتے ہیں، میں نے لاء منسٹر کا، آپ کی پارٹی کا ہے، آپ کو اس پہ اعتماد ہونا چاہیئے، آپ کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ وہ رازداری رکھے گا، کسی Witness کی، یعنی باہر جاکر اخبارات کو نہیں دے گا کہ یہ Witness ہمارے پاس آیا ہے، This is not the way کہ آپ Political will کو، Political space کو کم کرنا چاہتے ہیں، بہرحال چونکہ شوکت یوسفزئی صاحب نہ تو عورتوں کے معاملے میں میرے ساتھ

Agree کرتے ہیں اور نہ ہی کسی بھی امنڈمنٹ پہ وہ Agree کرتے ہیں، تو میں یہ واپس لیتی ہوں لیکن یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس اسمبلی میں بہت بے توقیری ہو رہی ہے پولیٹیکل لوگوں کی، آپ کی ٹریژری بنچز کے منسٹروں کی، آپ کے ٹریژری بنچز کی عورتوں کی، آپ کی ٹریژری بنچز کے ایم پی ایز کی، تو میں سمجھتی ہوں کہ ان تمام چیزوں کو آپ لوگ ذرا دھیان میں رکھیں۔ Withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Now, the question before the House is that the original clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 3 stand part of the Bill. Second amendment, insertion of a new paragraph (aa) after paragraph (a) in clause 3 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment for insertion of new paragraph (aa) after paragraph (a) in clause 3 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں یہ پڑھ کر تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ Women empowerment کے لئے یہاں پر کوششیں ہو رہی ہیں، ابھی آپ نے Caucus کو بہت زیادہ Appreciate کیا، میں بھی Appreciate کرتی ہوں، آپ کو Second کرنا چاہونگی آپ کی Appreciation کو لیکن یہاں پر Appreciation آپ کس لئے کرتے ہیں جب آپ عورتوں کو جو ہے تو وہ مقام نہیں دیتے ہیں، آپ Appreciation کس لئے کرنا چاہتے ہیں جب آپ کسی کمیٹی میں عورت کو جو باہر کی کمیٹیاں بنتی ہیں جو کہ Outside of the House ہوتی ہیں جو کہ کام کرنے والی کمیٹیاں ہوتی ہیں، وہاں آپ عورتوں کو جگہ نہیں دیتے ہیں، آپ پی اے سی میں ایک عورت کو جگہ آپ نے دی ہے باقی لوگوں (خواتین اراکین) کو آپ جگہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں، کیا عورتیں مردوں سے بہتر کام نہیں کرتیں؟ میرا خیال ہے اس اسمبلی نے Prove کر دیا ہے کہ عورتیں مردوں سے بہتر کام کرتی ہیں اور عورتوں میں وہ طاقت ہے کہ وہ اپنی آواز کو ایک دن منوائیں گی لیکن میں یہ Clause پڑھ کر پھر اس کے بعد میں اس کو Withdraw کر لونگی کیونکہ جب وہ منسٹر پہ نہیں مانے تو وہ ایک عورت کو کیا مانیں گے؟ جو کہ Reserved seat پہ یہاں پر اکثر آوازیں لگتی ہیں Reserved seats لیکن میں ان لوگوں کو بھی کہہ دینا چاہتی ہوں جو میرے ساتھ وائس آف امریکہ پہ ہوتے ہیں، جو میرے ساتھ بات

کرتے ہیں اور وہاں پر پوری دنیا میں ریکارڈنگ ہوتی ہے لیکن وہ اپنی پارٹی کا اصل چہرہ مسخ کررہے ہیں، جب وہ Reserved seat کی بات کررہے ہیں کہ DDAC کی چیئرپرسن کیوں ہیں؟ میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ اپنا Constitution پڑھیں، (مداخلت) جناب سپیکر صاحب، بولنے دیں مجھے آج پلیز۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بولا کریں، جس پر آپ کریں، جتنا آپ کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نہیں، آپ Constitution پڑھیں تو اس میں ہے کہ مرد اور عورت جو بھی اس اسمبلی کے دائرے کے اندر آتا ہے، وہ Elected ہے، اس کا ووٹ ایک ہے، اگر وہ منسٹر کو دے گا، اگر وہ سینیٹر کو دے گا، اگر وہ آپ کو دے گا، اگر آپ کے سپیکر کو دے گا تو اس کا ووٹ ایک ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دو عورتوں کا ووٹ ایک Count کیا جائے، بہر حال میں پڑھتی ہوں جی۔

I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in clause 3, after paragraph (a) the following new paragraph '(aa)' may be inserted, namely,-

'(aa)' One female Member of the Provincial Assembly Member of Khyber Pukhtunkhwa, to be nominated by the Speaker of the Provincial Assembly.

یہ میں نے پڑھ لی ہے چونکہ وہ منسٹر پہ راضی نہیں ہوئے تو عورت پہ کیا راضی ہونگے؟ جو Elected پہ راضی نہیں ہیں تو وہ Reserved پہ کیسے راضی ہونگے؟ تو میں Withdraw کرتی ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، انہوں نے Withdraw کردی ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ اتنا گلہ کیا، عورتوں پہ راضی نہیں ہوتے، دیکھیں عورت اور مرد کی بات نہیں ہوتی، یہاں پر جب قانون سازی ہوتی ہے جناب سپیکر، دیکھیں اس میں جو سب سے اہم چیز ہے جناب سپیکر، کہ جب کوئی شہادت کے لئے (مداخلت) اگر آپ Serious ہیں تو میں بات کرلوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، سن لیں پہلے، ایک منٹ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں نے پہلے عرض کیا جناب سپیکر، کہ جو شخص گواہی دیتا ہے، اس قانون کے تحت اس کو گواہ نہیں کہا جائے گا، یہ آپ کو پتہ ہونا چاہیے، اس کو گواہ نہیں کہا جائے گا، اس کو Protected person کہا جائے گا، وہ کیوں کہا جائے گا؟ اس لئے کہ اگر اس میں دیکھیں یہ ہمارا وزیر قانون ہے، بڑا شریف بندہ ہے، یہ تو چیزیں باہر نہیں کرے گا، کوئی اور وزیر بھی آسکتا ہے جس کی Political

affiliation ایسی ہو کہ وہ، تو یہ چیزیں، ہمارا اس طرح کا قانون ہونا چاہیئے کہ وہ Forever ہونا چاہیے، اس میں مرد اور عورت کی بات نہیں ہے جناب سپیکر، ہم چاہتے ہیں کہ Political interference نہ ہو اور یہ آپ کیسے Deny کر سکتے ہیں کہ اگر ہم، میں آج اگر جماعت اسلامی کا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Cross talks نہ کریں، Cross talks نہیں جی۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> اگر آج ہم جماعت اسلامی کا ممبر بھی ڈال لیں تو ساری جماعتیں، ان کے اپوزیشن والے بھی اعتراض کرینگے کہ بھئی اس کو کیوں ڈالا؟ تو یہ دیکھیں ہم نہیں چاہتے کہ یہ ایک متنازعہ ہو، بل، یہ بڑا زبردست قسم کا قانون ہے، پہلی دفعہ لوگوں کو صحیح انصاف مل سکے گا، تو میں گزارش کرتا ہوں، دیکھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> انہوں نے Withdraw کر لی۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> دیکھیں، اس میں ناراض نہ ہوں، یہ میری بڑی اچھی دوست بھی ہیں، یہ میری بڑی اچھی دوست ہیں جناب سپیکر، میں مشکور ہوں کہ اس اسمبلی میں اس طرح کی دوست مجھے ملی ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Withdrawn, withdrawn. Third amendment in paragraph (g) of clause 3 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in paragraph (g) of clause 3 of the Bill.

<u>Ms. Nighat Yasmeen Orakzai:</u> I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in clause 3, in paragraph (g), for the words and brackets “Deputy Secretary (Judicial)", the word “Secretary” may be substituted.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، اس میں (مداخلت) جناب سپیکر، ایک شخص کو چونکہ بورڈ بنا ہے اور بورڈ کے چیرمین بھی ہوم سیکرٹری صاحب ہیں، اب انہوں نے کہا ہے کہ جو جوڈیشل ڈپٹی سیکرٹری ہے، اس کو ہٹا کر سیکرٹری ہوم کو ڈالا جائے، تو میں ریکویسٹ کرونگا کہ Already سیکرٹری ہوم چیئر کر رہا ہے اس کو، دوبارہ وہ نہیں آ سکتے، چونکہ یہ Basically ان کا جو مقصد ہوتا ہے Secretary of the committee تو جو DS (Judicial) ہے وہ Secretary of the committee ہے تو لہذا ان کو رہنے دیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی جناب سپیکر صاحب، بالکل میں Withdraw کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، انہوں نے اتنا بڑا دعویٰ کیا کہ میری بڑی اچھی دوست ہیں تو دوستوں کو پھر Accommodate بھی کیا جاتا ہے، کسی نہ کسی جگہ پہ،ان سے پوچھیں آج تک انہوں کہیں کسی بھی بل میں مجھے Accommodate کیا ہے؟ ہر جگہ پہ بس اپنی من مانی کرواتے رہتے ہیں، اکثریت کی بنیاد پہ۔ تھینک یو، جی۔

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Clauses 4 to 7 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 4 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that the clauses 4 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 4 to7 stand part of the Bill. Amendment in clause 8 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in sub clause (1) of clause 8 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی امنڈمنٹ Move کرنے سے پہلے ایک کاپی آپ کو بھیجنا چاہتی ہوں اور ایک منسٹر صاحب کو (اسمبلی اہلکار کو مسودہ کی نقل پکڑاتے ہوئے) یہ ایک منسٹر صاحب کو دے دیں اور ایک سپیکر صاحب اور ایک سیکرٹری صاحب کو دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو Clause 8 میں میں نے امنڈمنٹ کی ہے:

I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in Clause 8, in sub┐ clause (1), in paragraph (c), and for the word, figure and brackets "sixteen (16)", the word, figure and brackets eighteen (18)" may be substituted

اب جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ کیا ہوتا ہے، یہاں پہ میں نے آپ کو ایکٹ بھیجا ہے Domestic violence کا، جس میں کہ اگر آپ یہ دو کو پڑھیں جو اوپر کی دو لائنیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس میں انہوں نے خود یہ اقرار کیا ہوا ہے (a) میں جو ہے کہ:

"Child" for the purpose of this Act means a natural person who has not attained the age of eighteen years;"

جناب سپیکر صاحب، جب Domestic Violence Bill میں جب یہ لوگ خود ہی کہہ چکے ہیں کہ اٹھارہ سال سے کم جو بچہ ہے تو پھر یہاں انہوں نے Sixteen کیوں کیا ہے؟ یہاں پہ Eighteen ہونا چاہیے تھا، اس کا مطلب ہے کہ یہ Contradiction لارہے ہیں، ایک Law میں تو یہ کہتے ہیں، ایک Bill میں یہ کہتے کہ اٹھارہ سال سے کم، یہ میں نے آپ کو ایکٹ کی کاپی بھیج دی ہے اور اس کو بھی بھیج دیا ہے اور اس کو بھی بھیج دیا ہے، آپ کے منسٹر صاحب کو بھی بھیج دیا ہے جناب سپیکر صاحب، کہ یہ کیا تضاد ہے کہ ایک طرف تو آپ Eighteen سے کم کو کہتے ہیں کہ یہ بچہ ہے، دوسری طرف سے آپ Sixteen years ڈال رہے ہیں سر، اس پر باقاعدہ ووٹنگ بھی کرواؤنگی کیونکہ یہ چیز جو ہے یہ ایک خطرناک چیز ہے کہ آپ اپنے ایک ہی Bill کو دوسرے Bill کے ساتھ Contradict کرتے ہیں، ایک Bill میں اٹھارہ سال سے کم بچے کو کہتے ہیں کہ وہ بچہ ہے اور دوسرے میں آپ سولہ سال کے عمر کو کہتے ہیں نہیں جی وہ بالغ ہے، تو مجھے بتائیں کہ یہ کیا آپ اپنے بلوں کے ساتھ کر رہے ہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: میڈم، بڑے گلے شکوے کر رہی ہیں، میں ان کو Accommodate کر رہا ہوں، ان کی امنڈمنٹ مجھے Accept ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، دیکھیں انہوں نے فوراً ہی آپ کو Accommodate کر دیا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، اس میں یہ مجھ سے Contradict نہیں کر سکتے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say, 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; clause 8, as amended, stands part of the Bill. Clauses 9 to 13 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 9 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 9 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 9 to 13, stand parts of the Bill. First amendment in sub-clause 1 in clause 14, of the Bill. Ms Naeema Kishwar Khan, MPA to please move her amendment in sub-clause 1 in clause 14, of the Bill.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پہلی بات تو یہ ہے کہ شوکت یوسفزئی صاحب کی Argument clause 3 پہ بالکل اچھی لگی کیونکہ واقعی یہ ایک Witness Bill ہے اور اس میں اگر سیاسی مداخلت ہوگی تو وہ جو Witness کو ہم Protection دیں گے وہ مقصد پورا نہیں ہوگا، تو وہ Valid point تھا ان کا اور آپ جو امنڈمنٹ پہ ہمیں بات کرنے نہیں دیں گے تو میرے خیال میں یہ رولز کی خلاف ورزی ہے کیونکہ ہمیں ہر اس پہ بات کرنے کی اجازت ہے، یہ جو Eighteen پہ ہے تو یہ آئین میں جو بچے کی عمر ہے، وہ آئین میں عمر Eighteen years ہے اور جو Labour law میں ہے وہ Sixteen years ہے تو یہ Contradiction اس وجہ سے ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ مسئلہ حل ہوگیا ہے جی، آپ اپنی امنڈمنٹ پیش کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس پہ بات کرنے کا مجھے حق ہے، اچھا، میری جو Clause 14 پہ امنڈمنٹ ہے کہ I move that in Clause 14, sub-clause (1) may be deleted اور جو 2 پہ Next ہے میری کہ I move in Clause 14, in sub-clause (2), the expression 2 may be deleted and therefore, after the word "other"، چلیں اس کو میں بعد میں کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی پہلے کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: I move that in clause-14, sub-clause (1) may be deleted. کیونکہ (1) اور (2) same ہیں تقریباً، اس لئے میں کہتی ہوں کہ (1) کو Delete کریں تو پھر وہ (2) ہی رہے گا، اس کی ضرورت پھر نہیں ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں ان کا۔ بات یہ ہے کہ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں پولیٹیکل مداخلت نہ ہو، اس کو Protected کیا جائے اور پھر اگر ہم اس چیز کو میڈیا کے اوپر آزادی دے دیں تو پھر تو وہ چیز تو ختم ہو جائے گی، جو Identity کی ہم بات کر رہے ہیں تو اس میں ان کا جو وہ ہے میں آپ کو پڑھ کے سنادوں۔

The permission under the sub section, oh sorry, the reporting of the identity of a person, connected with an offence of terrorism or a sexual offence or the identity of the members of his family, shall be prohibited in print, electronic or other media.

تو اگر یہ چیز ہم ختم کر دیں تو پھر تو وہی بات ہوئی کہ "حجرہ جمات کبنی بہ وایم بل ځائے بہ نہ وایم کنه" تو یہ تو میرے خیال سے پھر زیادہ خطرناک چیز ہو جائے گی، تو میں ریکویسٹ کروں گا کیونکہ یہ Bill بڑا حساس ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو انصاف ملنا شروع ہو جائے اور ٹھیک ہے بعد میں اگر اس میں کوئی خامیاں ہوئیں، کوئی بھی ہوئی تو یہ اسمبلی ہوتی ہی اس لئے ہے کہ اس کے اندر امنڈمنٹ لائیں، فی الحال ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کے اندر یہ خوف ختم ہو جائے اور بے خوف آکر وہ اپنی شہادت دے سکیں، تو میں یہ گزارش کروں گا جناب سپیکر، کہ یہ اگر ہم Delete کر لیتے ہیں تو پھر آزادی مل جائے گی، کوئی بھی، جیسے کورٹ کے اندر رپورٹنگ ہوتی ہے عام کیسوں کے اندر تو وہاں بھی اس طرح کی رپورٹنگ ہو، تو بات کہاں سے کہاں پھیل جائے گی؟ تو وہ جو ہم کہتے ہیں کہ یہ جو Person ہوگا یہ Protected ہوگا، تو سر، پھر اس کی وہ باقی نہیں رہتی ہے، تو میں گزارش کروں گا کہ اس کو رہنے دیا جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہی کہ اس کو آپ Open کریں، میں کہتی ہوں جو Other media ہے، جو سوشل میڈیا ہے یا دوسرا میڈیا ہے، ان سب پہ Ban ہو اور جو (1) ہے اس

کو Delete کریں کیونکہ (1) اور (2) same ہیں، تو (1) کو Delete کریں اور جو (2) ہے تو اس میں، وہ جو (2) کو آپ نے دونوں کو ساتھ لے لیا ناں تو (2) میں صرف سوشل میڈیا کو بھی شامل کریں تو (1) کو تو آپ Delete کریں، (1) تو ختم ہو جائے کیونکہ Same wording ہے اور (2) میں صرف سوشل میڈیا کو کریں تو دونوں، آپ پھر پابندی کریں کہ اگر کورٹ اس کو Ban کرتی ہے تو سوشل میڈیا، جتنا بھی میڈیا ہے اگر کورٹ اس کو Ban کرتی ہے تو سب پہ Ban ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں لیکن اصل ایشو یہ ہے کہ دیکھیں اس پہ جو Second انہوں نے بات کی، یہ First چھوڑ کر Second پہ آ جاتے ہیں نا، جو Second پہ انہوں نے بات کی جناب سپیکر، یہ آپ میں آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں، اس میں یہ ہے کہ:

The reporting, sorry, the reporting of the identity of a person connected with an offence of terrorism or a sexual offence or the identity of the members of his family, shall be prohibited in print, electronic or other media, if the Court is satisfied that the quality or voluntariness of the evidence of the person concerned shall be affected or diminished thereby.

یہ کورٹ کے اوپر چھوڑا گیا ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کورٹ کو بھی اختیار نہ ہو تو پھر تو آپ کو پتہ ہے کہ اس طرح کی امنڈمنٹ لانا پھر اور بھی Dangerous ہو جاتا ہے، یہ میرے خیال سے کورٹ کی ذمہ داری بھی ہوتی ہے، جب حکومت نے قانون سازی کر لی ہے، طریقہ کار وضع کر دیا ہے تو کورٹ بھی اس کو وہ کرے گی۔ دوسرا یہ کہ یہ First اور Second دونوں ایک ہی طرح کی وہ امنڈمنٹ ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ اس کو رہنے دیا جائے اس طرح تاکہ جو کورٹ کا اپنا احترام ہے وہ بھی اپنی جگہ پہ بحال رہے اور ہم جو امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں، جو ہمارا مقصد ہے وہ بھی بحال رہے اسی طرح۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو ٹھیک ہے اگر آپ (1) کو رکھنا چاہتے ہیں تو رہنے دیں لیکن سوشل میڈیا کو بھی اس میں Add کریں کیونکہ میڈیا کا زمانہ ہے، اس میں میڈیا کو بھی آپ اس کو پھر Add کریں کہ اس پہ بھی پابندی لگ جائے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ٹھیک ہے جناب، سوشل میڈیا کو بھی ہم ڈال دیں گے اس میں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: مطلب Second کو آپ لے لیں، (1) کو Omit نہ کریں، میری First amendment کو میں Withdraw کرلوں گی، آپ Second کو لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ شوکت یوسفزئی، ان کا، شوکت یوسفزئی صاحب کا مائیک On کریں جی۔ جی، آپ اس امنڈمنٹ کو Agree کرتے ہیں؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جی میں یہ کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، کہ جو جہاں پہ لفظ آرہا ہے، یہ جہاں جو 2، Second amendment کی بات کررہا ہوں، First سے تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن Second amendment تو Electronic or other media، اس میں سب کچھ آجاتا ہے، سب کچھ سوشل میڈیا، سب کچھ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میں Second amendment تو یہ Other media, other media کا مقصد سوشل میڈیا ہی ہے لیکن اگر آپ "social media" Word استعمال کرتے ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن Other media مطلب کسی قسم کا Media allowed نہیں ہے، وہ Already cover ہوچکا ہے اس میں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، Future میں اور قسم کے میڈیا بھی آسکتے ہیں تو اگر آپ اس کو صرف Restrict کرنا چاہیں سوشل میڈیا پہ تو یہاں پہ تو کافی واضح ہے Other media، تو Other media میں تو تمام چیزیں Cover ہوجاتی ہیں، باقی آپ۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر صاحب، یہ صحیح فرمارہی ہیں، ان کی نیت صحیح ہے، یہ صحیح کہنا چاہتی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جی، شوکت یوسفزئی صاحب، ان کی دو ہیں، کہتے ہیں وہ First کو یا Second کو، ایک کو Delete کردیں، تو آپ ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے ہیں؟

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں نہیں، نہیں First, Sir first کو بھی Delete نہیں کرتے ہیں، Second کو بھی Delete نہیں کرنا ہے، صرف Word جو ہے نا Other media یہ کہتی ہیں کہ اس میں سوشل میڈیا آجائے تو سوشل میڈیا لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو اس کے لئے دوبارہ دوسری امنڈمنٹ ان کو لانا پڑے گی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میرے خیال سے نہیں ہے سر، Other media کالفظ آگیا ہے تو Other media میں سوشل میڈیا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Other media تو آپ Agree نہیں کرتے ہیں، مطلب۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Other media اس میں Cover ہے، Other media اس میں Cover ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں نے تو آپ کو پڑھ کر سنایا ہے نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Other media اس میں Cover ہے جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں اس کو Withdraw کرتی ہوں اور وہ ہوتا رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، آپ Withdraw کرتی ہیں؟

Ms. Naeema Kishwar Khan: Yes.
Mr. Deputy Speaker: Withdrawn, thank you. Second amendment in sub-clause (2) of Clause 14 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar Khan, MPA,

اچھا یہ بھی انہوں نے Withdraw کر دی ہے، Withdrawn.

Amendment in clause 15 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar, MPA, to please move her amendment in sub-clause (6) of clause-15 of the Bill.
Ms. Naeema Kishwar Khan: I move that in clause 15, in sub-clause (6), after the word "offence" the words "punishable under this Act" may be added.

انہوں نے صرف Offence لکھا ہے تو ہم کہتے ہیں Punishable offence مطلب Offence کا کیا مطلب ہے؟ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب، ان کا مائیک On کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں نے کہا کہ میں Agree کرتا ہوں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Agree کرتے ہیں؟

Minister for Labour: Yes, Sir.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended Clause 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amended Clause 15 stands part of the Bill.

وہ Second amendment in clause 14 جو ہے وہ میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Now, the question before the House is that the original clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original clause 14 stands part of the Bill. Clauses 16 and 17 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 16 and 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 16 and 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 16 and 17 stand part of the Bill. Amendment in Clause 18 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 18 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker! I, Nighat Yasmeen Orakzai, move that in clause 18, after the word “rules” the words “within six months” may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، جب سے Bills آرہے ہیں، میں یہ رونا رو رہی ہوں کیونکہ اگر آپ دیکھیں تو یہ کتنے ہی Bills یہاں سے پاس ہوگئے ہیں، مجھے ایک Bill ایسا بتادیں کہ جس کے Rules ابھی تک بنے

ہوں، چاہے آپ ایک سال کے پہلے کے Bills اٹھالیں یا چاہے آپ دو سال پہلے کے اٹھالیں، چاہے تین سال پہلے کے اٹھالیں، چاہے چار سال کے سر، جب تک Rules نہیں بنتے ہیں تو Bill کی وہ جو اپنی اصل حالت ہے، اس کا جو Main مقصد ہوتا ہے وہ بالکل ختم ہو جاتا ہے، مطلب ایک Bill کی جو اصل روح وہ Rules ہوتے ہیں، Rules بنیں گے تو Bill جو ہے تو وہ Implement بھی ہو گا، Rules بنیں گے تو وہ تمام چیزیں Implementation کی طرف بھی جائیں گی جناب سپیکر صاحب، مجھے اس دن حیرت ہوئی کہ جب شوکت یوسفزئی صاحب نے اپنا ایک Bill لیبر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پیش کیا اور یہی میری امنڈمنٹ آئی تو انہوں نے کہا جی، یعنی Bill ابھی پیش نہیں ہوا اور Rules پہلے سے بن چکے ہیں، Bill پیش ابھی نہیں ہوا اور تمام Composition پہلے سے تیار ہو چکی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میری امنڈمنٹ خدا کے لئے قبول کریں کہ ہر ڈیپارٹمنٹ اس کا، اور میں لاء منسٹر سے درخواست کرتی ہوں کہ خدا کے لئے اس پہ اٹھیں، اپنی اس پہ رائے دیں کیونکہ دیکھیں یہ اسمبلی ہے، یہ لاء منسٹری ہے اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو ایک ریکویسٹ کروں گی کیونکہ آپ Chair پہ بیٹھے ہیں، Custodian of the House ہیں کہ لاء منسٹر کو بولنے کے لئے ان لوگوں میں سے کچھ لوگوں کی تھوڑی تھوڑی زبانیں ان کی ذرا اندر کروائیں تو لاء منسٹر کو بھی بولنے کا موقع دیا جائے تاکہ وہ کچھ سیکھیں تاکہ وہ کوئی ہمیں سمجھائیں، تو میں سمجھتی ہوں کہ لاء منسٹر مجھے اس کا جواب دے گا، مجھے اس کا جواب شوکت یوسفزئی سے نہیں چاہیے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر، میں اس پہ Agree کرتا ہوں، ان کی جو۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Amendment.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: Rules کی بات انہوں نے کی ہے، Within six months میری تو خواہش تھی کہ ہم دو دو، تین تین مہینے سے زیادہ نہ دیں لیکن انہوں نے چھ مہینے کہا ہے تو میں بالکل اتفاق کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے ٹھیک ہے، وہ Agree کر رہے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 18 stands part of the Bill. Preamble and Long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گواہ کا تحفظ مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Passage Stage: Shaukat Yousafzai Sahib, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Witnesses Protection Bill, 2021 may be passed.

Mr. Shaukat Yousafzai (Minister for Labour): Janab Speaker! On behalf of honorable Chief Minister, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill, 2021 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Witness Protection Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کوئی آواز نہیں، میری ہی آواز تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی آواز تک کوئی نہیں پہنچ سکتا میڈم۔

خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 13: Honorable Minister for Finance, to please lay on the table of the House the annual report of the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority, for the year 2019-20. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

Minister for Labour: Janab Speaker, on behalf of Finance Minister, I lay the annual report of Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority, for the year 2019-20, in the House.
Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

جوائنٹ ریزولیوشن میرے خیال میں عنایت اللہ خان صاحب اس کے لئے Rule کے لئے آپ۔

جناب عنایت اللہ: سر، پہلے Rule suspension کے لئے کہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، ہاں Rule suspension کے لئے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عنایت اللہ: سر، میں Rule 240 کے تحت Rule124 کی Suspension کی ریکویسٹ کرتا ہوں تاکہ جوائنٹ ریزولیوشن کو پیش کر سکوں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Member, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'

عنایت خان صاحب! آپ نے Yes نہیں کہا۔

جناب عنایت اللہ: Yes میں نے کہا۔

Mr. Deputy Speaker: And those who are against it may say 'No'.
(The motion was carried)
Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Ji.

قرارداد

جناب عنایت اللہ: سر، یہ جوائنٹ ریزلیوشن ہے، اس پہ میرے دستخط ہیں، حمیرا خاتون صاحبہ، سراج الدین خان، نعیمہ کشور صاحبہ جے یو آئی کی طرف سے، ڈاکٹر امجد صاحب ہے، پی ٹی آئی کی طرف سے، شوکت یوسفزئی صاحب ہیں، اختیار ولی صاحب ہیں مسلم لیگ نون کی طرف سے، نگہت اورکزئی صاحبہ پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے، میر کلام وزیر صاحب اور تقریباً تمام جو Political parties ہیں، ان کے لوگوں نے اس پہ دستخط کئے ہیں۔ تاسو کړے دے، خوشدل خان کړے دے، اے این پی کی طرف سے خوشدل خان کے دستخط ہیں۔

یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر میں آزادی اور حریت کے استعارہ سید علی گیلانی کی میت کو زبردستی چھین کر رات کی تاریکی میں سپرد خاک کرنے اور ایک عالمی مسلم رہنما کے

لواحقین اور مسلمانوں کے اپنے قائد کی نماز جنازہ میں شرکت اور تدفین سے زبردستی روکنے پر بھارتی حکومت کے شرمناک اور افسوسناک اور ماورائے انسانیت عمل کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جمہوریت کے نام نہاد علمبردار بھارتی حکومت کے اس ناروا سلوک پر عالمی فورمز میں آواز اٹھائے۔ خیبر پختونخوا کا یہ نمائندہ ایوان دنیا بھر میں آزادی کیلئے جدوجہد کرنے والے عظیم رہنما اور دنیا بھر کے حریت پسندوں کیلئے مشعل راہ سید علی گیلانی کی وفات پر پوری امت مسلمہ سمیت آزادی کیلئے برسرپیکار حریت پسندوں کیلئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے، سید علی گیلانی 74 سال سے پاکستان کے ساتھ والہانہ محبت کا عملی مظاہرہ کرنے والے ایسی قدآور شخصیت تھے جن کی ساری زندگی پاکستان سے وفا اور کشمیری عوام کی حقیقی آزادی کے لئے گراں قدر خدمات سے عبارت ہے۔ انہوں نے پاکستان سے اپنی محبت کو اپنی زندگی تک محدود نہیں رکھا بلکہ ان کی منشاء کے مطابق ان کی جسد خاکی کو پاکستان کے سب ہلالی پرچم میں لپیٹ کر سپرد خاک کر دیا گیا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اس پر شوکت یوسفزئی صاحب، آپ بات کرنا چاہ رہے تھے ناجی۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت)</u>: شکریہ جناب سپیکر، سید علی گیلانی صاحب میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی آواز تھے اور بھارتی تشدد، ظلم و بربریت ان سب کے سامنے وہ پہاڑ کی طرح کھڑے رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ الحاق پاکستان کے بہت بڑے داعی تھے اور انہوں نے اپنی زندگی کے جو زیادہ تر دن تھے وہ جیلوں میں گزارے اور ہمیشہ پاکستان کے ساتھ کھڑے رہے، پاکستان کی بات کرتے رہے اور انہوں نے بڑی تکالیف بھی جھیلیں اور میرے خیال سے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں ان کا جو Role ہے وہ لازوال ہے، ہمیشہ ان کو یاد رکھا جائیگا اور میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ وہ ہمارے لئے بھی مشعل راہ ہیں کہ انہوں نے کتنے مشکل حالات میں انہوں نے جدوجہد کی ایک بہت بڑی، جو ظالم جابر کے سامنے کھڑے رہے، ڈٹے رہے، نہ انہوں نے اپنی فیملی کی پرواہ کی، نہ انہوں نے اپنی زندگی کی پرواہ کی اور ہمیشہ انہوں نے لیکن مجھے ایک چیز پہ افسوس ہے جناب سپیکر، کہ ان کی قربانیوں کو دیکھا جائے، ان کی جدوجہد آزادی کو دیکھا جائے اور دوسری طرف جو عالمی قوتیں ہیں، جو انسانی حقوق کی بات کرتی ہیں، جناب سپیکر، اس پہ تکلیف ہوتی ہے کیونکہ جتنے بھی ہمارے عالمی فورمز ہیں، ان کو یہ انسانی حقوق کی پامالی کیوں نظر نہیں آ رہی ہے کشمیر کے اندر؟ اور ان کے ساتھ ہمارے جتنے بھی کشمیری رہنما ہیں، ان کے ساتھ

جو ظلم و بربریت کا سلوک کر رہا ہے بھارت، یہ ان کو کیوں نظر نہیں آ رہا، جو خواتین، بچوں کے اوپر جو تشدد وہاں کیا جاتا ہے، وہ کیوں نظر نہیں آ رہا؟ تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ ہمارے درمیان نہیں رہے لیکن ان کے جو افکار ہیں، ان کی جو جدوجہد ہے، اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ یاد رکھا جائیگا کیونکہ پاکستان نے ہمیشہ کشمیر کا ساتھ دیا ہے، کشمیر کے ایشو کو Support کیا ہے اور تمام ہر قسم کے فورم کے اوپر Support کیا ہے اور آج بھی ان شاء اللہ اسی طرح ہم Support کرتے رہیں گے، کشمیر کو ہم اپنی شہ رگ سمجھتے ہیں اور انشاء اللہ کشمیر کے ساتھ ان کی جدوجہد آزادی میں پاکستان، پاکستانی عوام بھرپور ساتھ دینگے، ان شاء اللہ۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.’

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. Item No. 14 Mr. Inayat ullah Khan, MPA, to please start discussion on adjournment motion No. 333, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pukhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Inayat ullah Khan Sahib.

تحریک التواء نمبر 333 پر بحث

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے پشاور کے اندر جو امن وامان کی صورتحال ہے، اس پہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن Move کی تھی، آج اس پہ ڈیبیٹ ہے، میں Expect کرتا ہوں کہ باقی ممبران بھی اس پہ ڈیبیٹ میں حصہ لیں گے اور میں امید رکھتا ہوں جو پولیس افسران ہیں اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ افسران ہیں، اس کے نوٹس لیں گے کیونکہ ہم اسمبلی کے اندر جب کسی ایشو کے اوپر بات کرتے ہیں، وہ ڈیبیٹ کیلئے منظور ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے وہ Sensitive ہوتی ہے اور پبلک کا، مفاد عامہ کا اور پبلک کے Interest کے حق میں ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ریاست کی بنیادی ذمہ داری وہ لوگوں کو سیکورٹی اور تحفظ اور امن فراہم کرنا ہے اور یہ جو پولیٹیکل سائنس کے اندر مختلف پولیٹیکل فلاسفرز نے Social contract theory پیش کی ہے، اس میں ایک بات Common اور مشترک ہے کہ ریاست انسانی جان کا تحفظ اس کی پراپرٹی کا تحفظ اور اس کی آزادی کے تحفظ کیلئے وجود میں آئی ہے، اس لئے

جو ریاست اپنے شہریوں کا تحفظ نہیں کرتی ہے، وہ اپنا جواز کھو دیتی ہے، تو اسلئے یہ انتہائی اہم ہے اور یہ بنیادی ذمہ داری ہے اور جو آج کی ماڈرن ریاستیں ہیں، ان میں پھر Law enforcement کیلئے اور قانون کی عملداری کیلئے، لوگوں کے جان ومال کے تحفظ کیلئے Constitutions وجود میں آتے ہیں، اس کے لئے Laws بنتے ہیں پھر اس کیلئے ادارے بنتے ہیں، جوڈیشری بنتی ہے، پولیس بنتی ہے اور ملک کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے آرمی بنتی ہے، ان ساروں کی Justification، بننے کی Justification، قوانین کے وجود میں آنے کی Justification بنیادی طور پر انسان کی جان، مال اور پراپرٹی کا تحفظ ہے اور اگر یہ نہیں ہوتا ہے تو پھر لوگوں کے اندر Resentment پیدا ہوتی ہے، پھر ریاستیں Destabilize ہوتی ہیں۔ ہم اس صوبے کے اندر ایک دہشت گردی کے Wave اور لہر سے گزشتہ دو دہائیوں سے گزر رہے ہیں اور اس کے تین Dynamics تھے، ایک انٹرنیشنل اس کا پہلو تھا، Aspect تھا، اس کا Regional پہلو تھا اور پھر اس ملک کے اندر اس کے لوکل وہ تھے، تو ظاہر ہے وہ Phase تو میں سمجھتا ہوں گزر نہیں گیا ہے اور اب بھی اس کے اثرات باقی ہیں لیکن جو اس ملک کے اندر دھماکے ہو رہے تھے Suicide bombing ہو رہی تھی، الحمد للہ وہ سلسلہ تھم گیا ہے، وہ رک گیا ہے لیکن جو Routine کے Crimes ہیں، ان میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور میں اس بات کو Acknowledge کرتا ہوں کہ اس پوری War on terror کے اندر پولیس نے قربانیاں دی ہیں، انہوں نے Front line پہ حفاظت کی ہے، Front line پہ جنگ لڑی ہے اور لوگوں کیلئے اپنا سینہ آگے کیا ہے اور ہزاروں سینکڑوں کی تعداد میں شہداء دیئے ہیں، ان کے بڑے بڑے آفیسرز شہید ہوگئے ہیں لیکن سر، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب ایک Situation جو External situation تھی، وہ اگر تھوڑی کنٹرول میں آگئی ہے، حالانکہ وہ بھی جو Regional situation ہے، اس کے اندر بھی دوبارہ یہ امکانات موجود ہیں جو افغانستان کے اندر Situation develop ہوئی ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ وہاں کی Stability کے نتیجے میں یہاں کا امن وامان بہتر ہوگا لیکن اس کا امکان اب بھی موجود ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ پولیس کو Complacency کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ جو Figures میں نے اگست کے اخبارات کے اندر دیکھے، یہ میرے لئے کافی پریشان کن تھے، اس وجہ سے میں نے سمجھا کہ اس پہ اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ کی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اگست کے مہینے کے دوران 55 افراد قتل ہو

گئے ہیں اور جولائی اگست کے مہینے میں کوئی 62 دیگر جرائم کی وارداتیں ہوئیں جن میں ڈاکہ، رہزنی اور چوری کروڑوں مالیت کی چیزیں لوٹی گئی ہیں اور اس طرح اقدام قتل کے واردات میں دوگنا اضافہ ہوا ہے، خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی کے بھی 34 کیسز جو ہیں وہ ریکارڈ ہوئے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، اس سے پچھلے والے مہینے کے Figures جب میں نے Google پہ Search کئے، ظاہر ہے میری Access تو جو پولیس کا ڈیٹا ہے اس تک نہیں ہے اور جو اخبارات کے اندر جو چیزیں رپورٹ ہوتی ہیں، جو نیٹ کے اوپر چیزیں آتی ہیں، ہم انہی کو Access کرتے ہیں، تو یہ جو جنوری فروری اور مارچ کے دوران مجھے Figures ملے ہیں، تو کوئی 183 اقدام قتل کے واقعات ہوئے ہیں اور 42 قتل ہوئے ہیں۔ اس طرح Robberies کے بے شمار واقعات ہو گئے ہیں، جنسی ہراسگی کے واقعات ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ Target killing کے اندر یعنی وزیرستان کے اندر Target killing کے واقعات ہوئے ہیں، ہمارے باجوڑ کے اندر ہوئے ہیں، مہمند کے اندر Target killing اور پورے کے پی کے اندر Target killing کے واقعات ہوتے جا رہے ہیں لیکن پشاور چونکہ Provincial capital ہے اور پشاور Perception create کرتا ہے، پشاور پورے صوبے کا ایک چہرہ ہے اور پشاور کے اندر لوگ بھی زیادہ رہتے ہیں، Over populated شہر ہے، اپنی Capacity سے زیادہ لوگوں کو Space دے رہا ہے، جگہ دے رہا ہے، تو اس لئے پشاور کے اندر امن وامان کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ پورے صوبے پر اس کے اثرات ہونگے اور یہاں لوگ آتے ہیں، حکومت کے ساتھ باہر بیرونی ممالک کے لوگ آتے ہیں، ڈونر ایجنسیز کے لوگ آتے ہیں، یہاں وزراء ہوتے ہیں، صوبائی اسمبلی ہے، Provincial capital ہے، اس لئے حکومت کو اس پہ سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور پشاور کو محفوظ بنانا اور پورے صوبے کو محفوظ بنانا پولیس اور ان کی ذمہ داری ہے۔ میں جو حکومتی وزیر اس پر Respond کریگا تو میں اس سے Expect کرونگا کہ وہ ہمیں پوری Picture واضح کریں گے، پورے جو اعداد و شمار ہیں وہ ہمارے سامنے رکھیں گے اور یہ جو Figures report ہوئے ہیں اس پہ بھی وہ بات کرینگے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ Figures ہوتے ہیں کہ جو حکومت کے اندر اس پہ رپورٹ درج ہوتی ہے، ایف آئی آرز درج ہوتی ہیں، اگر ایف آئی آرز درج نہیں ہوتی ہیں جو Unreported ہوتی ہیں، اس کے علاوہ ہوتی ہیں کیونکہ ہمارے ہاں Usually بہت سی چیزیں رپورٹ نہیں ہوتی ہیں، میں

Expect کروں گا جب حکومت Respond دے گی تو وہ حکومت کے اقدامات کا بھی احاطہ کرے گی اور ان Figures کے حوالے سے ایوان کو آگاہ کرے گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب میر کلام صاحب، میر کلام، میر کلام صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه چې په دې اهمه موضوع دې ما ته هم وخت را کړو۔ بنیادی طور باندې سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو ضروری خبره دا ده، لکه څه رنګ چې عنایت صاحب اووئیل چې دا ډیره لویه اهمه موضوع ده او بیا زمونږ د ټولې صوبې پیښور زمونږ د ټولو مرکز دے نو دلته زمونږ که ډیره وړه واقعه کیږی هم نو په دې ټوله صوبه ئې اثر کیږی، نو د هغې وجې نه د ټولو اول زه وایم چې پکار دا ده چې د پولیس ډیپارټمنټ او زمونږ چې نور هم داسې ذمه وار خلق راغلی وے او دا څیزونه چې څومره بحث کیدے چې هغه څیزونه Completely note کیدلے، دلته چې کومې خبرې کیږی۔ نو سپیکر صاحب، چې په پیښور کښې دا حالات دی نو د دې نه مونږ اندازه لګولې شو چې زمونږ په دې لرې پرتې سیمې چې کومې دی د خیبر پختونخوا زمونږ په هغې کښې به کوم صورتحال وی؟ ما هغه بله ورځ هم ذکر اوکړو چې خیبر پختونخوا کښې په قبائلی علاقه کښې سپیشل هلته چې کومې د Target killing واقعات دی یا نورې وژنې دی، په هغې کښې ورځ تر بلې اضافه روانه ده، نو په هغې صورت کښې زمونږ په صوبه کښې یا په پیښور کښې یا په یو یو ضلع کښې مونږ ټول Figures را جمع کړو نو د دې په یوه میاشت کښې سلګونو انسانانو د مرګ او ژوبلی رپورټونه زمونږ سره راتللې شی۔ نو په دې باندې زمونږ داسې Focus پکار دے سپیکر صاحب، چې په دیکښې هغه خلق چې د دې صوبې یا د پیښور چې په کومه علاقه کښې هم دی، چې په دې څیزونو کښې ملوث دی هغه خلق راویستل پکار دی۔ بل طرف ته زمونږ په دې حواله سره د ګورنمنټ زمونږ رپورټنګ ډیر کمزورے دے، په دې حواله سره پکار دا دے چې مونږ ته Figures معلوم وی د پوره صوبې، عنایت صاحب چې څه رنګه د پیښور دلته د یوې میاشتې Figures یاد کړل، پکار دا ده چې د ټولې صوبې Figures مونږ ته معلوم وی، پکار دا ده چې د ګورنمنټ د ټول کال Figures معلوم وی خو

زمونږ د يوې مياشتې د پشاور سره سره د ټولې صوبې که مونږ Target killings راواخلو يا دلته چې کومې د ډکيتۍ کوم واردات کيږی يا د موبائيل چوری کښې کوم خلق وژل کيږی، دا سپيکر صاحب، ټول سره راغونډ کړئ نو په دې صوبه کښې په يوه مياشت کښې د پينځه شپږ سوه نه زيات واقعات کيږی، نو پکار دا ده چې د دې د پاره زمونږ د اسمبلۍ نه يا زمونږ د منتخب ممبرانو نه د ايم پی ايز نه پوليس ته کوم کمک پکار وی، ادارو ته کوم کمک پکار وی، زمونږ نه دې واخلی خو پخپله دې هم په دېکښې Active شی، پکار دا ده چې چرته هم داسې واردات کيږی چې اخر حد پورې د هغې Reason معلومول کيږی۔ دلته سپيکرصاحب، ډير په بخښنه سره چې ډير داسې کيسونه کيږی چې نه په ميډيا راځی او زوراور خلق چې اوکړی، هغوی ته نه قانون هغه ځائې ته اورسوی، نو زمونږ به ريکويسټ دا وی، زمونږ به خواست دا وی، زمونږ نور مشران هم پاتې دی، هغوی به په دې باندې نور هم تفصيلی خبره کوی خو چې قانون په يو طرف باندې Treat شی سپيکر صاحب، او په هره واقعه تهه ته پوليس اورسی، بيا به مونږ د دې حالاتو نه راوتلے شو۔ ډيره مهربانی، ډيره مننه سپيکرصاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب کا مائیک۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپيکرصاحب، ډيره مهربانی۔ اول خو د خبروکولو نه به زه ستاسوپه نوټس کښې راولمه چې پکار دا دے، دومره Important issue ده چې پکار دے زمونږه IGP Sahib تشريف راوړے وے، که هغه نه وے نو کم ازکم د CCPO, Peshawar د هغه موجودگی ډيره ضروری وه ځکه چې دا ايشو چې کوم ده دا ډسټرکټ پشاور سره تعلق ساتی او زما په خيال چې محرک چې داکوم تحريک التواء راوستے دے نو دا پيښور ضلع ئې خاصکر دغه کړې ده، نو May be د هغه په Vision کښې دا وو چې يره دا پيښور Capital هم دے او دارالخلافه ده او يو ډير مطلب ترقی يافته ضلع ده نو چې په دېکښې دومره قتلونه کيږی، دومره په دې کښې واردات کيږی نو د نورو ضلعو به سړے څه وائی؟ څنگه چې زمونږه ورور اووئيلې چې زه به د شمالی وزيرستان خبره به نه کوم، زه به جنوبی وزيرستان خبره نه کوم، زه به د هنگو خبره نه کوم، زه به د

نورو ضلعو خبره نه کومه، لکه د پکښې دې زمونږ ورور لیکلی دی چې په یو میاشت کښې په پېښور کښې 55 افراد قتل شوی دی، بیا وائی جولائی اګست کښې په پېښور ښار کښې 62 واردات، جرائم مطلب دے شوی دی او په هغې کښې رهزنی هم ده، په هغې کښې ډاکه هم ده، په هغې کښې غلاهم ده، په هغې کښې Harassment هم دے او په هغې کښې Target killing هم دے، دومره د پکښې هیڅ شک نشته دے سپیکرصاحب، چې جرائم ورځ په ورځ زیاتیږی او زمونږه پولیس ډیپارټمنټ او نورې چې کوم متعلقه سیکورټی ایجنسئ دی، هغه بالکل ناکامه شوې دی، د هغوی بالکل په دے جرائم باندې دسترس نه رسی خو اوس دا هم مونږ له کتل پکار د ی چې آیا وجوهات څه دی چې دا جرائم ورځ په ورځ زیاتیږی؟ زما خپل دا ذهن دے او زما Opinion دے چې د جرائم زیاتیدو وجه زمونږ د معیشت حالت خراب دے بالکل، زمونږ دې صوبې کښې چې کوم معیشت دے، اقتصادیات دی، هغه بالکل خراب دی، هغه لاندې شوې دی۔ دویمه خبره ورسره دا ده بې روزګاری زیاته شوې ده، مهنګائی زیاته شوې ده، زمونږ په ادارو کښې زمونږ د منشیاتو او نشه ور څیزونه ډیر زیات شوی دی او که تاسو خیال کړے وی نو د دې سره Frustration زیات شی او چې Frustration زیات شی نو بیا په انسان کښې هغه برداشت، هغه حوصله او هغه صبر نه وی، پکار دا دے زمونږ حکومت له چې هغه دې طرف ته توجه ورکړی۔ زه هغه بله ورځ ما اخبار کښې کتلو نو زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب یو بیان ورکړے دے چې "*پاکستان ترقی کررہا ہے*" دا خو د هغه یو بیان دے خو زه دا وایمه چې په دې دریو کالو کښې خو غریب سړی څه او نه لیدل چې زمونږ پاکستان او خصوصاً پختونخوا کښې څه ترقی راغله؟ بې روزګاری ورکښې هم هغسې زیاتیږی، مهنګائی چې سحر پاڅی ماښام چې کوم دے د پیټرولو یو نرخ وی چې سحر پاڅو بیا د پیټرولو بل نرخ وی، د اوړو چې کوم د غریب سړی زیات ورسره کار دے، څه پیټرول یا ډیزل سره خو مطلب د عام خلقو کار نه وی۔۔۔۔

<u>*جناب ڈپٹی سپیکر*</u>: خوشدل خان صاحب، دا په مهنګائی باندې نه دے، په کوم Topic دے په هغې خبره اوکړئ، تاسو په مهنګائی۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نو خو هم دا دې سره تړلی دی، اوس وجوهات څه دی؟ دا هم پکار دی سپیکرصاحب، سوچ کول پکار دے، څوک لیونی خونه دی چې خلق قتلونه کوی خو کوی په دې څیز باندې، نن څومره خودکشئ کیږی، څومره ستا ځوانان، زلمی خودکشئ کوی، ولې کوئ؟ دا Frustrate دی، هغوی سره په لاس کښې ډګریانې شته دے خو هغه هغوی ته روزګار نه ملاویږی، افسوس دا دے چې زمونږ داسې بدقسمته ملک دے چې یو زلمے ځوان چې کوم یو دے نیم عمر د هغه په ډګریانوکښې ختم شی، په نیم عمر د هغه په ډګریانو فوټوسټیټ کښې ختم شی، چاته ملاویږی جابونه، هغه خلقوته ملاویږی چې هغوی سره ډګریانې نه وی نو زه داخبره کومه چې نن ستا په ضلع پیښور کښې دومره واردات زیاتیږی نو ولې؟ د هغې وجه دا ده، نو زما به دا خواست وی ستاسو په ذریعه باندې چې حکومت دې معیشت طرف ته توجه ورکړی، دا کومه ګرانی چې کومه روانه ده، د دې بندوبست دې اوکړے شی او د پولیس خپل ډیپارټمنټ چې کوم یو دے هغه خپله ذمه داری سنبهال کړی چې مطلب ولې داسې کیږی او آیا دې چې بیا د هغې زمونږ انویستی ګیشن څومره دې ځکه چې اکثر واردات اوشی، چې لاړ شی نو هغه ملزم ته هغه سزا نه ملاویږی، د هغه Acquittal اوشی، د هغې وجه دا ده چې زمونږه تفتیشی اداری هم ناکامه دی، صحیح طریقې سره تفتیش نه کوی، نو د هغې وجه، Doubt of benefit هغه Accused ته ځی، نو زما به دا خواست وی چې حکومت له پکار دے چې دې طرف ته زیاته توجه ورکړی، خاصکر ځوانانوطرف ته چې هغوی ته کوم تکالیف دی چې د هغه څیز برداشت پیدا شی او دا چې کوم دا خودکشیانو کوم دغه روان دے، کوم قتل وغارت چې دے چې هغه ختم شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: شکریہ جناب سپیکر، بڑے اہم اور Important موضوع پہ بات کرنے کا موقع دیا آپ نے، شکر گزار ہوں آپ کا مسٹر سپیکر سر۔ کسی بھی ملک، کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی اور امن وامان سے Interlink ہے، امن وامان Prerequisite ہے کسی ملک کی خوشحالی کے لئے، بدقسمتی

سے ہمارے ملک کو کبھی Great game میں دھکیلا گیا، کبھی Strategic game کا حصہ بنایا گیا اور کبھی Unnecessarily war on terror میں دھکیل دیا گیا اور اس کے Impacts ہمارے معاشرے پہ اور Specially ہمارے صوبے میں بڑے Negative impacts ہمارے صوبے پہ اس کی وجہ سے آئے، ان عوامل کی وجہ سے ہمارے صوبے میں بلکہ پورے ملک میں کلاشنکوف کلچر Introduce ہوا، طرح طرح کے Automatic اور Semi-automatic weapons introduced ہوئے، قسم قسم کے اور طرح طرح کے نشے جس طرح کہ ہیروئن کوکین اور پچھلے ہفتے ہم بحث کر رہے تھے دس ویلر پہ یہ نئے نئے نشے Introduce ہوئے اور ان کا Impact امن وامان پہ پڑا اور یہی وجہ ہے کہ صرف، میں پورے صوبے کی بات نہیں کر رہا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ موبائل پہ بات نہ کریں، اگر آپ نے موبائل پہ بات کرنی ہے تو آپ باہر چلی جائیں، لابی میں۔

جناب صلاح الدین: صرف پشاور میں 55 قتل کی وارداتیں ہوئیں جس طرح کہ عنایت اللہ صاحب نے بھی کہا اور خوشدل خان صاحب نے بھی کہا اور بچوں اور عورتوں سے زیادتی کے 34 واقعات، اغواء کے ایک مہینے میں 13 واقعات ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ چیف جسٹس آف پشاور ہائی کورٹ نے IGP کو طلب کیا تھا، ایڈووکیٹ جنرل بھی تھے And he remarked, Chief Justice of Peshawar High Court remarked that Newspapers were full of crime stories, as fifteen to sixteen people were being killed each day, indicating that the entire society had been criminalized. یہ سر، میرے نہیں یہ چیف جسٹس آف پشاور ہائی کورٹ کے ریمارکس تھے، تو وقت کے ساتھ ساتھ ہمیں امید تھی کہ اب جو تبدیلی آئی ہے، تبدیلی کے ساتھ امن وامان آئے گا لیکن بدقسمتی سے یہ امن وامان کی Situation بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے اور یہ Interlinked ہے غربت بے روزگاری اور مہنگائی سے، جناب سپیکر، آپ نے بھی سنا ہوگا اور ہم نے بھی سنا تھا کہ نوکریاں ملیں گی، Jobs ہونگیں اور جب وہ نہیں ہیں تو Frustration پھر بڑھتی ہے اور Frustration کی وجہ سے یہ جو Negative elements ہیں یہ سر اٹھانے لگتے ہیں اور جرائم بڑھتے ہیں، ہماری پولیس کو صرف موردالزام ٹھہرانا بھی صحیح نہیں ہوگا، انہوں نے رپورٹ درج بھی کی ہوگی، انہوں نے کوئی کارروائی بھی کی ہوگی

لیکن اگر ہم اس مسئلے سے حکومت کو مبرا کردیں یہ بڑی زیادتی ہوگی، اس کے لئے ہم پولیس کے ساتھ ساتھ خود کو بھی، Elected لوگوں کو بھی اور صرف Specially گورنمنٹ کو موردالزام ٹھہراتے ہیں کہ ان کی Priorities کچھ اور ہیں اور ان کی Priorities کیا ہیں؟ وہ عوام کا مفاد عوام کے لئے امن، امن عامہ کی سہولیات فراہم کرنا، ان پہ توجہ دینا، وہ نہیں ہے، اس لئے ہماری گورنمنٹ سے بھی درخواست ہے کہ اس پہ اسپیشل توجہ دے، نشے اور کلاشنکوف کلچر کو ختم کرنے میں ان پہ ذرا زیادہ توجہ دے تاکہ امن وامان، امن عامہ کی صورتحال بہتر ہو جائے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، پتہ نہیں کہ -----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا مائیک کھلا ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ابھی کھلا ہے جناب، پتہ نہیں نگہت کے نام سے ہی ان کو تکلیف ہوتی ہے جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں جی، نہیں جب آپ اوپر، جب آپ اوپر دیکھ رہی تھیں لیکن آپ کا مائیک کھلا تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس لئے انہوں نے جلدی مائیک On کر دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو مجھے بڑا افسوس ہے اس بات کا کہ اتنے Important issue پہ جو کہ عنایت صاحب اس ہاؤس میں لے کر آئے ہیں، آج پھر میں صرف ایک عورت کو ٹریژری بنچز پہ دیکھ رہی ہوں، ڈاکٹر آسیہ اسد صاحبہ چونکہ عائشہ بانو صاحبہ چھٹی پہ ہیں ورنہ وہ ضرور ہوتیں اور یہاں سے کچھ لوگوں کو جو کہ ٹریژری بنچز پہ شوکت صاحب ہیں اور لاء منسٹر صاحب ہیں، اورکزئی صاحب ہیں، اسی طرح عبدالسلام صاحب ہیں، ہمارے فاٹا سے، Merged area سے، Ex-Fata سے یہاں پہ جو ہیں تو حکیم صاحب ہیں، لیاقت صاحب ہیں اور آج میں نے یہ پھر رپورٹ سی ایم صاحب کو دینی ہے کہ آپ کی گیلریز میں بھی کوئی آفیسر نہیں ہوتا، اتنا Important issue ہے، یہاں پہ آج خود مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ جو دو ہمارے آنریبل جو پولیس آفیسر جن کی وردی کا ہم احترام کرتے ہیں اور جنہوں نے ہمارے لئے بہت سی شہادتیں مطلب Terrorism کے دوران، پولیو کے دوران، اس کے علاوہ اور جگہ پہ لیکن یہاں پہ کسی CCPO

Additional IG Sahib کو خود آنا چاہیے تھا یا IG Sahib کو بیٹھنا چاہیے تھا آج یا Sahib کو بھیجوا دیتے، بہر حال چونکہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اور ہم نے اپنی آواز کو ریکارڈ کروانا ہے، چاہے کوئی سنے یا نہ سنے۔ جناب سپیکر صاحب، جو عنایت صاحب نے Figures دیئے ہیں، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے لئے سب پہلے میں اپنے آپ کو موردالزام ٹھہراؤں گی، سب سے پہلے ہم اپنے پارلیمنٹرین کو جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو موردالزام ٹھہرائیں گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دیکھیں میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتی ہوں کہ ہمارے یہاں پہ پارلیمنٹرین جیسے اب میں نام لوں گی تو شاید وہاں سے غصہ بھی آئے گا کہ جیسے بہت میرے Honourable colleague ہیں، آصف صاحب انہوں نے بہت سینیئر صحافی جو ہیں، جو مسرت ہیں، ان کو گالیاں بھی دیں اور پھر ایک بندہ جو Payment لینے کے لئے گیا، اس کو اپنے گارڈ سے زدوکوب بھی کروایا، تو جناب سپیکر صاحب، میں اس چیز کی بھی مذمت کرتی ہوں کہ صحافیوں کو مطلب اگر وہ کوئی Identification کرتے ہیں تو ان کو زدوکوب کیا جاتا ہے تو یہ ہم، پھر دوسری مثال میں یہ دوں گی کہ میرے بڑے آنریبل ایک۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں تمام ممبر سے ریکویسٹ کروں گا، جمعے کا دن ہے اور سات آٹھ ممبرز ہیں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی سر، بس میں چھوٹی سی بات سر، میں زیادہ Detail میں نہیں جاؤں گی سر، میں نے جب اپنے آپ کو موردالزام سب سے پہلے ٹھہرایا ہے تو میں اس ہاؤس کے لوگوں کو یہ ایک ریکویسٹ کرنا چاہوں گی کہ دیکھیں الیکشنز ہوتے ہیں، آپ کے ایریا میں بھی الیکشنز ہوتے ہیں، تمام دنیا میں الیکشنز ہوتے ہیں، اب ہمارے ایک آنریبل میرے بہت اچھے Colleague جو میرے گھر کے پاس بھی رہتے ہیں، ملک واجد صاحب، وہ کلاشنکوف لے کر وہ اور ان کے بندے گئے اور انہوں نے پیپلز پارٹی کے دفتر پہ حملہ کیا اور وہاں پہ اگر کچھ لوگ اگر وہ Candidate خود موجود ہوتا تو پتہ نہیں کتنے ہی مطلب لوگ زخمی ہو جاتے، قتل و غارت ہو جاتی، تو جناب سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ جیت اور جو ہار اللہ کے ہاتھ میں ہے، ہمیں کلاشنکوفوں کا اور ہمیں ان چیزوں کا استعمال الیکشنز میں اور دوسری جگہوں پہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ باقی رہ گئی جناب سپیکر صاحب، میں اپنی پولیس کو بھی یعنی اس ہاؤس کو اور ہم ہی لوگ جاتے ہیں اور ہم لوگ کہتے ہیں کہ اس کو چھوڑ دو، اس کو جی فلاں کی مرضی پہ چھوڑ دو، اس

کو فلاں کی ضمانت پہ چھوڑ دو، حالانکہ وہ بندہ مجرم ہوتا ہے، ملزم ہوتا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اب آپ نے دیکھا ڈیبز میں جو قتل ہوا اور بالکل مطلب جا کے فائر لگا اور خود لوگ گئے اور صرف بجلی کا بل چھوٹی سی بات، بجلی کے بل پہ جناب سپیکر صاحب، ہم لوگوں میں عدم برداشت جو ہے وہ بہت زیادہ آ گئی ہے، ہم ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر سکتے ہیں اور عدم برداشت اس لئے ہے کہ ہمارے جو معاشی، جیسے کہ میرے بھائیوں نے بھی ذکر کیا اور صلاح الدین صاحب نے بھی بات کی کہ جب معاشی طور پر بندہ یہاں سے مطلب پریشان ہوگا، جب اس کے بچے روٹی کے لئے ترسیں گے، ابھی میں دیکھ رہی تھی ایک ویڈیو Release ہوئی ہے اور اس میں ایک بندہ جو ہے وہ پختون ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اپنے پانچ بچوں کو یا تو ذبح کر دونگا اور وہ کسی آفس میں نوکر ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اپنے بچوں کو یا تو ذبح کر دونگا اور یا میں اپنے بچوں کو بیچ دونگا اور وہ کہتا ہے کہ میں نے چپل بھی کسی اور کی پہنی ہوئی ہے، جناب سپیکر صاحب، آپ اس وقت ماشاءاللہ آپ لوگ اس وقت تو Custodian of the House ہیں، آپ تو ہمارے بھی ہیں ان کے بھی ہیں لیکن دیکھیں یہاں پہ ہم آپ کی وساطت سے وزیر اعظم صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ معاشی طور پر تھوڑا سا ریلیف دے دیں، یہ رات کو اٹھتے ہیں تو ایک قیمت ہوتی ہے، صبح اٹھتے ہیں تو، یعنی ہم جیسے لوگ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں، میں کافی دیر سے سن رہا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، دو منٹ، دو منٹ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ سے زیادہ نہ ہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، Rape cases جتنے زیادہ ہو چکے ہیں، Forensic lab یہاں پہ کسی قسم کی نہیں ہے، مطلب کسی قسم کی پولیس کو، میں پولیس کی بھی طرف داری کرونگی کیونکہ جناب سپیکر صاحب، کہیں ایک طرف سے کچھ ایسا نہیں ہے کہ پولیس کام نہیں کر رہی ہے، Forensic lab نہیں ہے، یہاں پہ Geo forensic as such ایسی نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، ہمارے پاس تفتیشی مطلب جو آلات ہیں وہ ہمارے پاس نہیں ہیں، وہی پرانے زمانے کے جو انگریز کے زمانے کے تفتیشی وہ ہیں تو جناب سپیکر صاحب، ایک بچی، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے کتنے مسائل آ گئے، میری ایک تحریک التواء تھی زینب پہ اور یہ وہ قصور کی زینب نہیں تھی جس پہ میں نے بات کی تھی، یہ وہ زینب

ہے کہ جو دو سال سے اپنے ماں باپ کی گود سے جدا ہوئی ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں بار بار اس پہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی جمع کرواتی ہوں اور وہ مطلب Inadmissible کر کے بھیج دیتے ہیں کہ جی اس پہ یعنی آپ کے سیکر ٹریٹ کے لوگ، جناب سپیکر صاحب، میں آخر میں صرف یہ بات کرنا چاہو نگی کہ کتنی ہی زینب جو ہیں تو وہ گم ہو چکی ہیں جن کی رپورٹ نہیں ہوئی ہے، کوئی پتہ نہیں کہاں کسی نے کہاں پہ لے جا کر ان کو بیچ دیا، ان کی جوانی کا انتظار کر رہا ہے، جناب سپیکر صاحب، آپ کے بھی بچے ہیں، میرے بھی بچے ہیں، اس تمام سٹاف کے بھی بچے ہیں اسمبلی کے تمام، ان کو خدارا پابند کریں کہ اگر ایسا کوئی بھی مسئلہ آتا ہے، وہ لوگ ہمارے گھروں کے دروازے توڑ چکے ہیں کہ ہماری زینب کو پیدا کر و لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ قتل و غارت اور یہ جو منشیات اور یہاں پہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود جناب سپیکر صاحب، منشیات پہ کمیٹی نہیں بن سکی، منشیات پہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا گیا، آپ نے بھی Ruling دی تھی، سپیکر صاحب نے بھی Ruling دی تھی کہ ہم اس ہاؤس کی کمیٹی بناتے ہیں تاکہ ہم ان لوگوں تک، ہماری جانیں چلی جائیں گی ناں اور کیا ہوگا؟ جناب سپیکر صاحب، سمگلرز ہم سے زیادہ بڑے تو نہیں ہیں، یہ زیادہ Powerful تو نہیں ہیں، ان کے پاس صرف کیا ہے؟ کلاشنکوف ہے، مارتے ہیں، اگر ہم اس اچھے Cause کے لئے مر بھی جاتے ہیں تو کم از کم اللہ تعالیٰ کو یہ جواب ضرور ہم دے سکتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دنیا کے لوگوں کی بقا کے لئے کام کیا ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر، لیکن اس پہ کمیٹی، منشیات پہ ضرور بنائیں، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ جناب سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، وخت هم ډیر زیات کم دے او ما د موضوع نه مخکښې یوه خبره ډیره ضروری ګڼړمه او داخبره به عرض کوم چې دا اسمبلی د دې اسمبلئ یوه لائبریری ده او یو ریکارډ دے د زمانې نه، د اسمبلئ د ریکارډ او د تاریخ درستګئ د پاره کومه چې د دې اسمبلئ څه اصول وی، هغه د پارلیمانی څه تاریخ وی، څه تسلسل وی، کله هم چې په اسمبلئ کښې یو موشن داسې وی چې هغه Issue related وی او هغه Regional وی، هغه Provincial وی یا هغه National وی یا Even هغه International وی، د دې اسمبلئ پارلیمانی اصول دی چې Mover به خبره کوی یا به اپوزیشن

لیډر خبره کوی او بیا به پارلیمانی لیډرز خبره ځکه کوی چې په ایشوز باندې د Political parties stance چې دے هغه اولس ته مخې ته راشی۔ زه دا خبره دلته کول ځکه غواړمه چې په دې حکومت کښې د پارلیمان هغه چې کوم تاریخی اصول دی هغه پامال شو، دا خبره صرف د دې د پاره کوم چې دا په ریکارډ وی جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: زه به د دې سره جواب درکړمه نورې خو خبرې به وروستو وی تاسو اوس لیټ راغلئ، تقریباً سیشن ختم شوے وو، بله خبره دا چې زه یو بل Ruling هم ورکومه چې سیشن Start شی د کوم ټائم نه نو یو ګهنټې پورې تاسو رجسټر ایږدئ، چې څوک راځی حاضری به لګوئ اویوې ګهنټه پس به رجسټر اوچتوئ ځکه چې ما اوس کتل یوه بجه خلق راشی، صرف حاضری اولګوی، Interest پکښې نه اخلی، صرف د حاضرئ د پاره راځی۔ بله خبره دا،

(تالیاں) بله خبره دا چې میډم نګهت اورکزئی خبره هلته اوکړه، دلته کښې Elected او Selected پکښې څوک نه وی، ټول ایم پی ایز دی، ټول برابر دی، دا دلته په دې هاؤس کښې چې څومره ناست دی، زما د پاره ټول قابل عزت دی، ماسره چې څوک نامه مخکښې لیکی، زه به هغه ته مخکښې موقع ورکوم ځکه ماته ټول ایم پی ایز یو شے دی، زه دا نه شم وئیلے چې زما د پاره نګهت اورکزئی میډم Important ده او بابک صاحب نه دے ، چې څوک ماته مخکښې نامه لیکلئ زه به هغوی له مخکښې موقع ورکوم، زه به Rules follow کوم ځکه چې زما خپل اصول دی، زه په خپلو اصول چلیږم۔ تهینک یو۔ جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: زه ډیر په معذرت سره خبره کومه چې سپیکر صاحب، زه ستاسو نه Ruling غواړمه او نه درنه جواب غواړم، زه خو بیخی ستاسو د دې خبرې سره اتفاق نه کومه، دا مسئله ستاسو د ذات او د ممبر د ذات نه ده، دا خبره د دغه کرسئ ده، د دغې ذمه وارئ د اختیار ده او د هغې د ذمه واری ده او دا خبره بیا د پارلیمانی اصولو ده، د پارلیمانی روایاتو ده، که په دې پارلیمان کښې دا تاریخی پارلیمانی نه وی نو بیا اپوزیشن داهم ایم پی اے دے اکرم خان درانی صاحب، تاسو هم ایم پی اے یئ، دلته کښې دا Chief

Executive ناست دے ، دا هم يو ايم پی اے دے ، دا پارليمانی ليډر هم ايم پی اے دے------

جناب ډپټی سپیکر: بابک صاحب، په خپله موضوع باندې خبره اوکړئ خو ګوره۔

جناب سردار حسین: ما خپل موقف ته خو پريږدئ کنه، زه به د اسمبلئ د ريکارډ د پاره خپله خبره کومه-----

جناب ډپټی سپیکر: يو منټ جی، يوپارليمانی ليډربه په آخری دس منټه کښې راشی او يو ممبر به سهار نه ناست وی هغه به خپل موقف دغه کوی، دا خبره مو غلطه ده جی، Continue کړئ تاسو خبره۔

جناب سردار حسین: جناب سپيکر، زه به د ريکارډ د پاره زه هم ممبر يمه، زه به د ريکارډ د دې اسمبلئ دا خبرې ضرور کومه، بهرحال دا ستا ذاتی اصول کيدے شی، دا د دې اسمبلئ اصول نشی کيدے ، زه اوس هم په دې خپل موقف قائم يمه او زه موضوع له راځمه جناب سپيکر۔ مهربانی جناب سپيکر، څنګه چې Mover حقيقت دا دے چې که د يوې ضلعې خبره کړې ده، ظاهره خبره ده چې دا واردات دلته د يوې زمانې نه کيږی، دا چې کوم تعداد دے دا ډيره لويه بدقسمتی ده چې په پښتنو کښې ذاتی دشمنئ د هغې هم وجوهات شته، بل اړخ ته دا چې کوم Target killing دے د هغې ظاهره خبره ده د هغې هم يو تعداد دےاو چې کوم د دهشت ګردئ واقعات دی، دا هم په ديکښې شامل دی جناب سپيکر، جناب سپيکر، مونږ به په دې هاؤس کښې چې بحث کوؤ په هره موضوع باندې جناب سپيکر، دا موضوع شوه چې دلته واردات کيږی، دا ولې کيږی او دا واردات به څنګه اودريږی اودا اهميت به څنګه راځی؟ جناب سپيکر، دا ډيره اهمه موضوع ده جناب سپيکر، په ديکښې هيڅ شک نشته جناب سپيکر، چې په دې خاوره کښې شکرالحمدللہ چې د دهشت ګردئ هغه واقعات نشته چې کوم په تيرو کالونو کښې وو يا په تيرو وختونو کښې وو جناب سپيکر، او ظاهره خبره ده د هغې هم وجوهات دی ځکه چې دلته بدامنی لوکل نه ده، دلته بدامنی Regional هم نه ده، څنګ چې عنايت الله خان خبره اوکړه، دا بين الاقومی هم مفادات دی،

بیاظاهره خبره ده د دې منطقې دا چې کومه خطه ده، د هغې هم مفادات دی او بیا زمونږ خپل دلته Locally یا Regionally یا Provincially یاد پښتنو په دې Belt کښې خپلې هم جناب سپیکر، کمزورئ موجودې دی جناب سپیکر، جناب سپیکر، حقیقت دا دے چې د دې بدامنئ خلاف یا دا چې کوم واردات په هر طرز باندې کیږی یا چې په هر شکل باندې کیږی جناب سپیکر، د هغې د پاره مضبوط اقتصاد ډیر زیات ضروری دے۔ بله دا چې ریاست او حکومت تعین اوکړی د ګورننس دا زمونږ صوبه ده، مونږه ته په دې وخت کښې دا پته نه لګی، زه پرون باجوړ ته تلے وومه، هغه بله ورځ، زه د شپې نهه بجې د باجوړ نه راروان وومه، په لکړو پولیس سټیشن چې ما اوکتل داسې په سؤنوګاډی ولاړ وو، په سؤنو، زه لاړمه نهه بجې د شپې او هغه پولیس سټیشن کښې چې ما تپوس اوکړو، هغه ګاډی ځکه ولاړ وو چې هغه Overload وو، Overload، ستاسو د دې هاؤس منختب ممبر ډی پی او سره رابطه کوله، ډی پی او حضرت رابطه نه کوله، خبره ئے هم نه کوله، ما د پولیس سټیشن نه تپوس اوکړو چې دا ګاډی تاسو ولې اودرولی دی؟ جناب سپیکر، وئیل ئے، داخبره ئے کوله چې دا Overload دی، ما وئیل چې څه Written کښې څه Notification شته، څه Directives شته؟ دا په زبانی باندې خو نه کیږی، جناب سپیکر، دا په اقتصادی توګه باندې په ګورننس چې مونږ نن دلته ګورو، زما د باجوړ سول انتظامیې سره نه دے، مونږ بیا بیا دلته ګزارش کوؤ چې دا صوبه د دې صوبې ګورننس دا د Civil Administration ته حواله شی من وعن په عمل کښې چې پته اولګی، هغه د پښتنو هغه متل دے وائی "د ګڼړو قصابانو نه غوا مرداریږی" دلته زما پولیس سره بعضې ځائے کښې هډو اختیار نشته، هغوی مونږته هډو د شرمه وئیلې نشی، مونږ نن دلته دا تپوس کوؤ چې دا فیصلې چاکړې دی، آیا فیصله دا ده چې په هر دور کښې په هر شکل کښې، دلته به واردات وی، دلته به د پښتنو وژل وی، دلته به بهته خوری وی، دلته به Target killing وی، دلته به اغواء برائے تاوان وی، آیا مونږ به د دې وجوهات نه معلوموؤ، آیا مونږ به د دې حل نه ورکوؤ؟ مونږ نن تپوس د دې حکومت نه کوؤ چې آیا په دې پیښور کښې د ننه چې

دا د دې ځائے نه ته پنځلس منټه مزل کوي پنځه پیرې ته خپل کارډ رااوباسې او شناختی کارډ به ښائي، دا ولې، دا زمونږ د چاسره دشمنی ده، دا څنګه دشمنی ده چې دا نه ختمیږی، په دې دشمنئ کښې مونږ کردار څه ادا کوؤ، د دې دشمنو دا هاؤس خبریږی ولې نه، په دې دشمنو په دې هاؤس کښې Open خبره کیږی ولې نه؟ جناب سپیکر، دا دومره Light خبره نه ده، ډیر په معذرت سره دا مسئله دلته د هر بشر ده، دا خو د هر چا مسئله ده، آیا مونږ دې مسئلې ته سنجیده یو، که مونږ دې مسئلے ته سنجیده نه یو؟ جناب سپیکر، مونږخواست کوؤ چې په دې هاؤس کښې په کهلاؤ، دا په دې نه کیږی چې د اپوزیشن ممبر یوه خبره کوی، د حکومت وزیر به پاځی او داخبره به ورته کوی چې تاسو په حکومت کښې خو دومره دهماکې وې، نو خودا چل دے نو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بابک صاحب، پندره منټ مونځ ته پاتې دی او کسان پاتې کیږی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر، زه ډیر په معذرت سره داخبره کوم چې ماله به دې وختی موقع راکړې وه، مابه مسئله هم ایښودې وه، ما به درته د هغې حل هم ایښودے وو۔ جناب سپیکر، دا مونږه مه Discourage کوئ، دا تاسو د دې ایوان او دا څه ته چې مونږه استحقاق وایو، هغه استحقاق مجروحه کیدل هم دا دی جناب سپیکر، نن زه د حکومت نه هرګز دا جواب نه غواړمه، حکومت دې هرګز ماته دا خبره نه کوی، زما په حکومت کښې د ټولونه سیوا دهماکې کیدې، زما په حکومت کښې دټولونو نه سیوا شهادتونه شوی دی، زما په حکومت کښې د ټولونو سیوا تاوان شوے دے خو د هغې خو وجوهات وو، د 2002 نه واخلې تر 2008 پورې په دې سوات کښې دا ایف ایم ریډیوان چې کهلاؤ شول او چلیدل، دلته خو یو منتخب حکومت وو، دا تپوس خو د هغوی نه پکار دے چې هغوی دا غارونه ولې جوړول، هغوی دا ټریننګونه ولې ورکول، هغوی د جهادی تبلیغات او تعلیمات ولې کول؟ په دغه ایف ایم ریډیوانو باندې هغوی کهلاؤ اشتعال ولې پهیلا وهو، هغوی دا ځوانانو Instigate کول ولې؟ جناب سپیکر، دا داسې مسئلې دی چې دا دې نه پی ټی آئی په ځان پورې ترې، دا دې نه اے این پی په ځان پورې ترې، دا دې نه جماعت اسلامی په ځان پورې ترې، دا دې نه جمعیت

په ځان پورې تړی، دا دې نه پیپلز پارټی په ځان پورې تړی، دا دې نه آزاد ممبران په ځان پورې تړی، دا د ټولې پښتنې منتطقې مسئله ده او دا مشکل ده جناب سپیکر، زه دا څنګه اومنم چې زه ایټمی قوت یمه، زما په اے پی ایس کښې درې ګهنټې Slaughtering شوے دے، زما اومه خله بچی ہلاک شوی دی، کوتره شوی دی، زه دې حکومت له پیغور نه ورکومه، نه پرې الزام لګومه خو دې هاؤس ته پته اولګیده چې دا ظالمان څوک وو، دا کار چا کړے دے، دا ئے ولې کړے دے؟ مونږ دلته دنیا خلق وفات شو، دنیا خلق وفات شو جناب سپیکر، د یوې پارټئ نه په جماعت اسلامی دلته حاجی دوست محمد وو، که زه غلطیږمه نه، هغه ئے دلته شهید کړے دے، په مولانا فضل الرحمان صاحب باندې څوپیرې حملې شوې دی، په دې اکرم درانی صاحب باندې په دې الیکشن کښې چې کومې دهماکې شوې دی، دلته د آفتاب خان دپارټئ خلق نشته، په هغوی شوې دی، زه که د پیپلز پارټئ خبره اوکړم، پیپلز پارټئ له خو ئے د سر سر خلق وژلے دے جناب سپیکر، که د عوامی نیشنل پارټئ خبره اوکړم جناب سپیکر، مونږ د یوې یوې جلسې نه شپیته شپیته جنازې پورته کړې دی، زماپه ولی باغ کښې د اسفندیار خان په حجره کښې خودکش حمله اوشوه، مونږه اووه شهادتونه، شهیدان را اوچت کړل، مونږ سره خلقو تعزیت او نکړو، الټائے مونږ باندې پراپیګنډې اوکړې چې اسفندیار خان او تښتیدو جناب سپیکر، دا دلته یو منظم سوچ پروت دے، د دې نه مونږ ولې انکاری یو؟ زه په دې خبره جناب سپیکر، نه پوهیږم، مونږ د هرې جهنډې خاوندان، مونږد هرې نظریې خاوندان، زمونږ به یو بل سره نظریاتی اختلاف وی خو د امن راوستلو د پاره زه نه ګڼړم چې په دې باندې کافران او مسلمانان ټول یو دی چې دلته دې جناب سپیکر، امن، زه خواست کوم جناب سپیکر، دې حکومت ته چې مهربانی اوکړئ دا صوبه د دې صوبې ټولې ضلعې مهربانی اوکړئ نن که دوئ وائی چې بونیر، په بونیر کښې بیا ولې زما سیکورټی فورس د فوج په شکل کښې ناست دے؟ زه تپوس کوم، زه داحق نه لرم؟ولې زماډی پی او ته ضرورت دے، ولې زماپولیس ته ضرورت دے؟ زه دې حکومت له د ریاست واکدارو ادارو له دا باور ورکوم، دا باور

چې دا پولیس او دا اولس ورته نن تاسو پریږدئ، د دهشتگرد پلار دې دلته راشي او دلته دې دهشتگردی اوکړی، د دې مونږ ضمانت دا ټول اولس ورکوئ، انشاءالله که خیر وی جناب سپیکر، دا داسې مشکل دے چې دا د زمانو نه دے، دا مونږ پی ټی آئی ته نه وایو، دا زما په دور کښې، د د ایم ایم اے په دور کښې، دا د پیپلز پارټئ په دور کښې، د په هر دور کښې او بدقسمتی بیا دا ده چې د پښتنو دا خاوره ورته کافره ښکاری، دا مونږ وینو، مونږ په دې خوشحاله یو چې بل ځائے کښې نه کیږی، د هغې ځائے نامه زه اغستل نه غواړم خو مونږ د تپوس حق خو لرو چې د پینځه شلویښت کالونه اخر ولې د پښتنو دا خاوره سوزوی؟ جناب سپیکر، تاسواوګورئ جناب سپیکر، په کهلاؤ توګه ما چې څنګه ذکر اوکړونو په باجوړ او په مهمندو کښې دا ممبران ناست دی، دا د بهته خورئ دا ټیلیفونونه اوس هم راځی، اوس،جناب سپیکر، زه به حکومت ته دا هم خواست کوم چې یو پارلیمانی کمیټی جوړه کړی چې په دې ایشو باندې چې مونږ په کهلاؤ توګه، که کوم خلق مونږ کار ته نه پریږدی د هغوی نه به مونږ دا تپوس اوکړو چې تاسو سره خوئے حل پیدا نه شو، په دومره کالو کښې خو دلته امن را نغلو، مهربانی اوکړئ د دې صوبې دا اختیار، دا ایډمنسټریشن ته پریږدئ او دا سیکیورټی پولیس په دې صوبه کښې موجود دے جناب سپیکر، دا سیکورټی تاسو دې پولیس ته پریږدئ، که دې پولیس ته ضرورت وو، دوئ ته مشکل وو، د دوئ په ډیمانډ باندې او د دوئ په ضرورت باندې د پاکستان بل فورس چې دے، هغه علاقې ته راتلے شی خودننه جناب سپیکر، چې ترڅو پورې سول انتظامیې ته دا اختیار حواله شوے نه وی، مونږ د سول انتظامیې سره ملاتړکړے نه وی، مونږ ورسره اولس اودرولے نه وی جناب سپیکر، دا مشکل چې دے د بدقسمتئ نه دا به داسې وی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ حافظ عصام الدین صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یقیناً یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ امن وامان کسی ریاست کی وہ بنیادی چیز ہے کہ اگر وہ نہ ہو تو وہ ریاست ہی نہیں کہلائے گی، اگر امن نہ ہو تو وہاں حکومت ہی تصور نہیں کی جا سکتی ہے۔ پشاور کے حوالے سے جو اعداد و شمار یہاں بیان کئے گئے

ہیں، میرے خیال سے تو اس سے بھی زیادہ واقعات ہوتے ہیں، ہو سکتا ہے یہ اخبار والے نے جو تعداد، اعداد و شمار بیان کئے گئے ہیں، ہو سکتا ہے میرے خیال میں تو اس سے بھی زیادہ ہوں گے، ماہانہ بنیاد پر، اور یہ صرف پشاور کا مسئلہ نہیں ہے امن وامان، یہ پورا صوبہ خیبر پختونخوا کا مسئلہ ہے، ہر شہر کو اگر آپ روزانہ اخبار کو دیکھ لیں تو یہی Page قتل وغارت سے بھرا ہوتا ہے، ڈکیتی کے واقعات سے بھرا ہوتا ہے، اس کی وجوہات کو ہم نے دیکھنا ہوگا کہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب، Windup کرلیں، نماز کے لئے جانا ہے۔

حافظ عصام الدین: جی، اس کی وجوہات کو ہم نے دیکھنا ہوگا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیونکہ وجوہات کو اگر معلوم کیا جائے تو ان وجوہات کے ازالے ہی سے وہ غلطیاں اور امن وامان کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ تو میرے خیال میں یہاں اور بھی حضرات نے اس کی وجوہات بیان کی ہیں، سب سے پہلے قانون کو ہم عمل میں لائیں، جہاں بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو قانون کی گرفت کمزور ہوتی ہے، پولیس والے بروقت کارروائی نہیں کرتے ہیں یا باقی جو محکمے ہوتے ہیں، ہر محکمے کے ماتحت جو غلطیاں ہوتی ہیں، وہ محکمہ جب جرم کا سامنا ہوتا ہے تو اس وقت قانون کو ہم عمل میں نہیں لاتے ہیں، وہاں پھر قیل وقال سے کام لیا جاتا ہے، ادھر ادھر سے کام لیا جاتا ہے، تو لہذا قانون کو سختی سے اور سخت قوانین بنائے جائیں۔ اس کے علاوہ اور جو اس کی وجوہات ہیں، کرپشن، رشوت خوری ایک بڑی وجہ ہے کہ جہاں پر ظلم ہوتا ہے، قتل ہوتا ہے تو اگر پولیس والے کارروائی کرتے ہیں تو وہاں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب Windup کریں، Windup کریں۔

حافظ عصام الدین: رشوت سامنے لائی جاتی ہے۔ اللہ کے نبی کا فرمان ہے "**الراشی والمرتشی کلا هما فی النار**" دینے والا اور لینے والا رشوت یہ جہنمی ہیں، تو رشوت میں، میرے خیال میں تو اس ملک میں بے انصافی، ظلم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، یہ ایک چیز جی ظلم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں ہے میرے خیال سے۔

حافظ عصام الدین: جی ظلم، بے انصافی، قتل و غارت، بے امنی، بے امنی اور بد امانی کی جو بنیادی ایک بڑی وجہ ہے کیونکہ انصاف کے دروازے میں جو رکاوٹ ہے وہ رشوت خوری ہے، میری پولیس سے ـــ

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، تھینک یو۔ آپ کا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں ہے میرے خیال سے، ٹائم دیکھیں، آپ کا ارادہ نہیں ہے نماز پڑھنے کا۔

حافظ عصام الدین: وہ تو سر، پوری اسمبلی کا ارادہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، میں بتا رہا ہوں۔

Discussion will continue, item No. 14 will continue. The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 10th September, 2021.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 10 ستمبر 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)